UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222343
UNIVERSAL
LIBRARY

THE BOOK WAS DRENCHED

إنّ من الشعر لحکمة وإنّ من البیان لسحرا

سخن از عرش دل بر زبان آمد ⁂ این مئی صاف ز شیشۂ افلاک چکید

نالۂ دل

دیوان بلاغت عنوان عالیجناب نواب صفی الدولہ حسام الملک میر محمد علی حسن خان بہادر

در مطبع قومی واقع لکھنؤ مزین بتجلی گردید

۹۹۱۰۳۳۷۱ ۶۳۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

کامل ہی اور اکمل سارا نظام تیرا — فطرت ہی کام تیرا مصحف کلام تیرا

اعلیٰ ہی ذات تیری ارفع صفات تیری — فانی ہے سارا عالم باقی ہی نام تیرا

دار العمل ہے دُنیا رستہ کھُلا ہوا ہی — شاہ و گدا پہ یکسان ہی فیض عام تیرا

مانگون تو مین تجھی سی چاہون تو مین تجھی سے — کافی ہی دو جہان مین مجکو تو نام تیرا

تو عین کبریا ہی اور سب سے ماوریٰ ہی — احمدؐ نے یہ دیا ہے لاکر پیام تیرا

جانِ جہان محمدؐ روح روان محمدؐ — رحمت ہو اُسپہ تیری اور ہو سلام تیرا

طاہر پہ فضل اپنا رکھنا ہمیشہ یارب

(۴) اچھا ہے برا ہے پر ہے غلام تیرا (۸)

عارف سے ہے کیونکر انداز چھپا تیرا
آئینۂ فطرت ہی خود جلوہ نما تیرا

راحت ہی دلونکی تو ہو ڈھونڈ نہ مزا تیرا
کیا نام پیارا ہی لے نام خدا تیرا

بتخانہ مین ہندو بھی پڑھتا ہی کتھا تیری
مسجد مین اگر مومن ہے حمد سرا تیرا

کانٹونمین کھٹک تیری پھولونمین مہک تیری
سب تجھسے ہین اور سب سے ہی جلوہ جدا تیرا

ہفتاد و دو ملت ہین آشفتہ و سرگردان
گم گشتہ دلونمین کچھ لگتا ہے پتا تیرا

جس دل نے تجھے پایا سب کچھ ہی بھر پایا
کونین سے مستغنی رہتا ہی گدا تیرا

اک راز حقیقت ہی دنیا کی مصیبت بھی
تسکین دلونکی تو اور لب پہ گلا تیرا

(۳) ظاہر کی دعا یہ ہی ہنگام اجل منھ پر
بے ساختہ نام آئے اے یار خدا تیرا (۱۲)

ہتو نے کلمہ پڑھوا لے نہ کیون حسن رقم میرا
الف اسلام کا ہی حمد خالق مین قلم میرا

فروغ طالع اعجاز ہو حسن رستم میرا
کہ حمد حق مین ہو گویا ید بیضا قلم میرا

رہا ایسا صراط عشق پر ثابت قدم میرا
کہ شمشیر نگاہ ناز تک بھرتی ہی دم میرا

ہی مجھ مین اور اسمین شبنم و خورشید کی نسبت
دلیل جلوۂ دیدار جانان ہی عدم میرا

اٹھایا جو قدم راہ محبت مین پڑا دلیر
مری آنکھونکا تارا ہی ہر اک نقش قدم میرا

نہین مستِ بہارِ عشق سے اٹکھیلیان اچھی
نہ کر بس ناک مین دم اے نسیم صبحدم میرا

نہ مین دوزخ سے ترسان ہون نہ مین جنت کا خواہان ہون
ہی میرا گوشۂ دل باغ فردوس و ارم میرا

طوافِ دل مرا سرمایۂ فخرِ حسینان ہی
بتون کیواسطے کعبہ ہی یہ بیت الصنم میرا

اُڑائے گو دھوئین شمع حرم کے نالۂ دل نے
وہی بل کی لیے جاتا ہی ابتک پیچ و خم میرا

جلایا گرمیِ رفتار نے سوزِ درون تنکر
ہی مثل موئے آتش دیدہ ہر نقشِ قدم میرا

دو عالم مین نہو کیون داغ دل کی گرم بازاری
شبیہِ احمدِ مختار سے نقشِ درم میرا

۴

وہی آنکھین ہین طاہر رؤین جو یادِ آلہی مین
رکھے سیراب فیضِ ابرِ رحمت نخلِ غم میرا

۱۶

ازل سے شیفتہ ہون جلوہائے حسنِ پنہان کا
نقابِ روئے جانان ہر ورق ہی میرے دیوان کا

وہ قاتل بھی تو خود بسمل ہی اپنے ناز پنہان کا
رگِ جان کی تڑپ کہتا ہی نشتر نوکِ مژگان کا

بہت بن بنکے آئینے بہت تن تنکے دیکھینگے
لگا دو آئینہ محفل مین میری چشمِ حیران کا

مرا آئینۂ دل جلوہ گاہِ نورِ وحدت ہی
نکلتا ہے تحیر مین بھی اپنے رنگ عرفان کا

چکی قیمت نہ اپنے جنسِ دل کی ان حسینون مین
کسی نے کچھ کہا اسکو کسی نے اور کچھ آنکا

یہ دشتِ عشق اور یہ حضرتِ دل دیکھیے کیا ہو
کہ منزل ہی کڑی اور پڑگیا ہی ساتھ نادان کا

مسیح و خضر بھی گر دیکھ لین دم دین شہادت پر
وہ کھنچنا تیغِ ابرو کا وہ چلنا تیرِ مژگان کا

الٰہی دل مرا زخمی ہے کس تیغ تبسم کا
بنا ہی خندۂ دندان نما ہر زخم کا ٹانکا

لب معجز نما کا حال تیرے خضر کیا جانے
کہ اُسکے سامنے مرتا ہی پانی آب حیوانکا

نہ جائیگی کبھی دلسے روانی تیغ قاتل کی
قیامت تک نہو گا بند خون زخم شہیدانکا

تلاش دل نے شرمندہ کیا کیا اہل محفل سے
یہان ڈھونڈا وہان ڈھونڈا ادھر تاکا اُدھر جھانکا

وہ مُنھ تکتے ہین بیدم تیغ ہی دشمن پشیمان ہے
قیامت کا نکلنا ہی نکلنا میرے ارمانکا

خیال اُسکا سویدائے دل مضطر مین رہتا ہی
ملاحت سے نہو لبریز کیونکر حسن جانانکا

چمک ہنسنے مین دانتونکی تمہارے دیکھلی شاید
صدف کو ہی گمان گوہر یہ سنگریز دندانکا

کسی سے کیون ملے کوئی جو یہ بے اعتباری ہو
نکلتا ہی سدا انسان ہی سے کام انسانکا

٥ ٩

بھرا ہی وہ نمک شیرین بیانی مین مری طاہر
نمکدان سخن گویا لقب ہی میرے دیوانکا

میری جان کھیل سمجھتے ہو لگانا دل کا
جان جانا ہی حقیقت مین یہ آنا دل کا

مہندی اور سُرمہ لگانے پہ نہین کچھ موقوف
اُسکی ادنی سی لگاوٹ ہی لگانا دل کا

پھرون رہتے تھے وہ دلجوئے نگاہ الفت
تھا کسی وقت مین ایسا بھی زمانا دل کا

جسکا پروانے کے جلنے پہ بھی جی جلتا ہو
ہائے وہ اور پھر اسطرح جلانا دل کا

کیون نہ دون داد ترے تیر مژہ کی ظالم
بال باندھا یہ اُڑاتا ہے نشانا دل کا

آئینہ دیکھ کے دل تھام لیا کرتے ہین — سیکھتے جاتے ہین اب وہ بھی لگانا دل کا
نگہِ ناز ہی تارِ رگِ جان کی مضراب — پردۂ ساز مین دلکش ہی فسانا دل کا
تم ہی بتلادو مجھے کیا مین کرون کیا نکرون — نہ ٹھکانا ہے تمھارا نہ ٹھکانا دل کا

٦ — ۵

شانِ اربابِ محبت سے ہی طاہر یہ بعید
ہو نو آسنج ستم آپ سا دانا دل کا

ہی دلمین رنگ جلوۂ وحدت طراز کا — آئینہ پر ہی شائبہ آئینہ ساز کا
کسکا بنا ہی حلقۂ آغوش آرزو — اللہ رے حوصلہ مری دستِ دراز کا
جب ہمسے وہ کھلے تو ہم آنکھین چرا گئے — کھلنے مین بھی لحاظ ہی اخفارِ راز کا
ہین جلوہ بتا نین عجب دلفریبیان — آئینہ خانہ ہی کسی آئینہ ساز کا

٧ — ١١

کہتے ہین طاہر آپ مسیح زمان جسے
مین ہون شہید ناز اسی بے نیاز کا

ادھر عدو کی مروت ادھر گلہ دل کا — نگاہِ ناز سے کیا ہوگا فیصلہ دل کا
ادا زبان سے نہ ہوگا کبھی گلہ دل کا — تم اپنے دل ہی سے پوچھو معاملہ دل کا
نگاہ کی تھی جو ترچھی تو دلکو کیون چھوڑا — جگر سے کچھ ہی تھا اے یار فاصلہ دل کا
نہین مژہ مین کبھی گاہ دستِ پیکانین — الٰہی کیا گل بازی ہی آبلہ دل کا

دیا دل اُنکو اُٹھانے پڑے ہزار ستم
ملا یہ حُسن کی سرکار سے صلہ دل کا

ادھر ہے شوق اُدھر شرم دیکھیے کیا ہو
اُمنگ اور ہی رکھتا ہی ولولہ دل کا

چڑھائے ہین یہ گل داغ دل جنون نے مرے
ہزار حسرت و ارمان ہی آبلہ دل کا

نیاز عشق مین ہوتا نہ حسن مین یہ ناز
دکھا رہا ہے کرشمے معاملہ دل کا

یہان پہ جلوۂ جانان طواف کرتا ہی
جُدا ہے دیر و حرم سے یہ مرحلہ دل کا

خرام ناز کی تیرے چھڑے گی بحث اگر
تو شور حشر سے ہوگا مباہلہ دل کا

بغیر ساغر مے کسطرح رہون طاہر
ملا ہے ساقی کوثر سے سلسلہ دل کا

۸

ایک دل اور بے اثر پیدا کیا
کیا کیا پیدا اگر پیدا کیا

ڈھونڈھ کر اک فتنہ گر پیدا کیا
غم کھو کر یہ ہنر پیدا کیا

کوئی مرجائے بلا سے آپ کی
خوب پتھر کا جگر پیدا کیا

مُنھ لگایا ہمنے واعظ کو عبث
مفت مین اک دردسر پیدا کیا

تھے بہت معشوق پر میرے لیے
تجکو سب مین دیکھکر پیدا کیا

ہوگیا مشہور وہ خانہ خراب
جسکے دلمین تونے گھر پیدا کیا

نوح کا طوفان تو سُنتے تھے مگر
تونے طوفان چشم تر پیدا کیا

۹ — ۶

کم نگاہی بے سبب طاہر نہین
آہ نے کچھ تو اثر پیدا کیا

غیر کے ذکر سے اور دلکو ہوا غم اُلٹا
اب تو للہ کرو ختم مرا دم اُلٹا

اُف ری شوخی کہ فقط میرے ستانے کیلیے
پردہ چہرے سے جو اُلٹا بھی تو کم کم اُلٹا

عذر چلنے نہ دیا ایک بھی اُنکا مین نے
شکوہ کرتا ہی رہا اُنسے مین بہم اُلٹا

ہو جو تاثیر تو واللہ اک آنسو ہی بہت
بس کر اب دل مرا اے دیدۂ پُرنم اُلٹا

دفعتاً دل پہ مرے بجلی سی اِک کوند گئی
چاند سے چہرے سے جب گیسوئے پُرخم اُلٹا

۱۰ — ۶

ساتھ اپنے وہ لیے غیر کو آئے طاہر
کیا خوشی کسکی خوشی پڑ گیا ماتم اُلٹا

رات بھر وعدۂ دیدار نے سونے نہ دیا
مژدۂ دولتِ بیدار نے سونے نہ دیا

ہر تسلی پہ ترا پیار ہوا یاد مجھے
مجکو ہمدردی غمخوار نے سونے نہ دیا

رات بھر بادہ کشونکو رہی سیر ملکوت
نشۂ ساغرِ سرشار نے سونے نہ دیا

ہی پس مرگ بھی ہنگامۂ محشر درپیش
گردش بخت ستمگار نے سونے نہ دیا

محوِ آرائش و تزئین وہ رہے ساری رات
حسن کی گرمی بازار نے سونے نہ دیا

۱۱ — ۷

عمر سب اپنی پریشانی مین گزری طاہر

زلف جانان کے سرو کار نے سونے نہ دیا

داورِ حشر بھی اُنکا ہی طرفدار رہا
بھولے وہ بنکے چھٹے مین ہی گنہگار رہا

تھا مرے دلمین جو وہ جلوۂ نیرنگیِ حسن
عین دیدار مین بھی طالبِ دیدار رہا

چھیڑ رندونسے تو اَن بَن مری زاہدسے ہے
بے پیے مست رہا پیکے مین ہشیار رہا

کور باطن تھے ہمین کچھ نظر آیا نہ ہمین
سامنے آٹھ پہر جلوۂ دیدار رہا

کچھ تو تھی بات کہ جو اُنسے نہین کی کچھ بات
کچھ تو ارمان رہا مجھکو جو اصرار رہا

کبھی اندیشۂ گیسو کبھی فکرِ سرِ زلف
مین ہمیشہ انھین ہندونمین گرفتار رہا

١٢

رات بھر دل سے ملا چین نہ مجکو طاہر
ایک فتنہ مرے آغوش مین بیدار رہا

١٢

وصل مین عذرِ ستم بھی ستمِ جان ہوگا
بد مزہ رکھنے کو میرے وہ پشیمان ہوگا

دل مین مہمان جو وہ جلوۂ پنہان ہوگا
منظرِ حسن مرا چاکِ گریبان ہوگا

درد مین بھی مجھے شوخی کا مزہ ملتا ہی
دل نہوگا عوضِ دل کوئی پیکان ہوگا

اسی اُمید پہ جیتے ہین کہ اُمید تو ہی
ہائے وہ عذرِ ستم کرکے پشیمان ہوگا

شیخ پر اپنا عقیدہ نہین ہوا ورکو ہو
نیم مُلا ہے ابھی خطرۂ ایمان ہوگا

دردِ دل شیخ سے پوشیدہ رہے اچھا ہی
جان جائیگا فرشتے سی جب انسان ہوگا

غیر کے آگے تمھین آئینہ کیون دیکھنے دون
رشک یہ ہو کہ تنک ظرف کو ارمان ہوگا

فتنۂ حشر کو پامال نہ کرنا ظالم
یہ کسی کشتۂ رفتار کا ارمان ہوگا

پھنکے افشان مرے رونے کا تماشہ دیکھو
سیر ہوگی لب دریا جو چراغان ہوگا

سادگی پر بت کمسن کے نہ جانا اے دل
کچھ دنون مین یہی اک آفت ایمان ہوگا

اور انکار سے بڑھجائیگا لطف شب وصل
شوق سا شوق اک ارمان سا ارمان ہوگا

۱۳

میری حسرت ہی لگا لائیگی انکو طاہر
درد جب حد سے بڑھیگا تو وہ درمان ہوگا

۹

تیر لیکر جو وہ ترک ستم ایجاد آیا
دل کو روتا تھا کہ ناگاہ جگر یاد آیا

چار آنکھین جو ہوئین طرز ستم یاد آیا
چار آئینہ لگائے ہوے جلاد آیا

پاس اسلام رہا کفر مین بھی مد نظر
دل دیا ہمنے بتون کو تو خدا یاد آیا

چھا گیا عالم تصویر جو دیکھا اسکو
اپنی تصویر مگر کھینچنے بہزاد آیا

اٹھ گئے ہاتھ دعا کو مری فریاد کے ساتھ
وہ کیے نالے بتون کو بھی خدا یاد آیا

قابل رشک ہے اس رند خوش اوقات کا حال
جو سدا شاد رہا شاد گیا شاد آیا

کر گیا کام مگر نالۂ بلبل کا اثر
تنکے چنتا ہوا گلزار مین صیاد آیا

عشق کی گرمی محفل دل مرحوم سے تھی
آپکی جان سے دور آج بہت یاد آیا

۱۴ رات بھر دلکو مناتے ہوے گزری ظاہر ۱۲
روٹھنا پچھلے پہر کا جو مجھے یاد آیا

غضب اُٹھتا ہوا جوبن کسی کا
ستم چتون مین تیکھا پن کسی کا

اُبھارون پر ہی کیا جوبن کسی کا
بہارون پر ہی کیا گلشن کسی کا

دلِ صد چاک ہوا اپنا نہ بدنام
جو پردہ ڈھانک لے دامن کسی کا

برنگ نقش پاے بے نشانی
مٹا جاتا ہے خود مدفن کسی کا

خرامِ ناز بھی کیا جانستان ہی
کہ ہے ہر نقش پا مدفن کسی کا

حیا کہتی ہے وقتِ گرمجوشی
ادب لے چلبلی چتون کسی کا

ستانے کا کیا شکوہ تو بولے
بُرا چاہین مرے دشمن کسی کا

خدا سمجھے دل بے خانمان کو
کسی کا راہبر رہزن کسی کا

مزا دونون طرف دکھلا رہا ہی
اُدھر نغمہ اِدھر شیون کسی کا

کسی کی زلف کی وہ مشک بیزی
وہ ڈوبا عطر مین دامن کسی کا

تجھے اے سوزشِ اُلفت لگے آگ
جلین ہم نام ہو روشن کسی کا

۱۵ مزا آجائے طاہر روز محشر ۱۰
جو میرا ہاتھ ہو دامن کسی کا ؏

اِس سے کیا بحث کہ ہی جلوہ کسی کا کیسا
دیکھنا یہ ہی کہ ہے دیکھنے والا کیسا

آتشِ عشق سے جلتا ہے کلیجا کیسا
آگ کے مول ہی یہ حسن کا سودا کیسا

غیر کو مشورۂ وصل مین کرتے ہو شریک
عہد و پیمان مین یہ بیچ کا فقرا کیسا

دل جلاتا ہے اگر آپکی آتش بازی
ہم بھی دکھلائینگے گھر پھونک تماشا کیسا

صبح ہو جائے اگر دیکھ لے تجکو زاہد
ہے ترا اصل سے علےٰ چاند سا ٹکڑا کیسا

سیر منظور ہے تو آئینہ لیکر دیکھو
تم تماشائے دو عالم ہو تماشا کیسا

تیرے ہاتھوں سے شہادت ہی حیاتِ ابدی
ہی دمِ تیغ مین سب کچھ دمِ عیسا کیسا

کون بیٹھا ہی یہ آنکھونکو جھکائے شبِ وصل
سر ہوا آج بڑے بول کا نیچا کیسا

منہ شبِ وصل مین ہاتھوں سے چھپاتے کیون ہو
بیحجابی مین نکالا ہے یہ پردا کیسا

١٦

وعدۂ وصل مین جب اُنکو ہی ظاہر انکار
ہم بھی کیا سادے ہین کرتے ہین تقاضا کیسا

٧

کاش جانا بھی ترا جان کا جانا ہوتا
بدگمانی کا تو صدمہ نہ اُٹھانا ہوتا

اُنکے چھپتے ہی کھلا رازِ محبت افسوس
وہ نہ چھپتے تو نہ رسواے زمانا ہوتا

نگہِ ناز سے ہوتا مرا دل سو ٹکڑے
ٹکڑا ٹکڑا ترے تیرونکا نشانا ہوتا

خوب کہی

نہ ہوئی بحث جو ناصح سے بڑی خیر ہوئی
ورنہ پھر سو مین تمھین منہ کو دکھانا ہوتا

خاک وعدو نکا ہوا بیخودی حسن یقین
آپ ہی مین وہ نہ آتے اگر آنا ہوتا

چھیڑنا اُنکا نہ مجھے رشک سے کرتا ہی ہلاک
غیر کو چھیڑتے گر مجکو ستانا ہوتا

۱۷

دل نے ساتھ اپنے کیا اور بھی طاہر بدنام
کاش کمبخت کا کہنا ہی نہ مانا ہوتا

۱۰

گلے خوشی سے وہ ملتے تھے اور حجاب نہ تھا
وہ دن بھی کیا تھے کہ جب عالم شباب نہ تھا

یہان یہ جوش نہ تھا ایک دم کو ضبط سخن
وہان یہ شرم کسی بات کا جواب نہ تھا

قیامتین ہوئین سب ختم اُسکی قامت پر
ظہور حشر تھا اک عالم شباب نہ تھا

تمام چھان لیا شہر حسن کا بازار
مگر تمھارا خدا کی قسم جواب نہ تھا

وہ شرط باندھ کے بوسونپہ کیا ہی شرمائے
جو دیکھا دل کو تو داغونکا کچھ حساب نہ تھا

دماغ شیخ کا چکرایا آب زمزم نے
خدا کے گھر کا تو پانی بھی بے شراب نہ تھا

ہمارے روز سیہ سے عیان تھی شام فراق
چراغ تھا کسی مفلس کا آفتاب نہ تھا

ہوئی یہ کثرت عصیان نجات کے باعث
مرے گناہ کے قابل کوئی عذاب نہ تھا

وہ آج پھیر گئے کیون مرا دل پرداغ
جلا بھنا کوئی چینٹی بھرا کباب نہ تھا

۱۸

اُلجھ رہا تھا جو طاہر اُس آفت جان سے
پیے ہوے تو کہین خانمان خراب نہ تھا

۷

زمانہ ہمیشہ بدلتا رہے گا | مگر تو ہی سب مین نکلتا رہے گا
تجھے اک نظر دیکھ لیگا جو ظالم | وہ تا مرگ ہاتھونکو ملتا رہے گا
منایا نہ اُسنے کبھی یہ سمجھکر | کہ پھر یہ ہمیشہ مچلتا رہے گا
تڑپنے سے میرے شبِ وصلِ دشمن | زمانہ بھی کروٹ بدلتا رہے گا
اُٹھیگا جو فتنہ تمھاری نظر سے | مرے دلکے سانچے مین ڈھلتا رہے گا
یہ دشت جنون ہی تو دامان صحرا | گریبان سے پہلے نکلتا رہے گا

۱۹
بڑا خوف دل کا ہی محشر مین طاہر
یہ ہی زہر دان بھی اُگلتا رہے گا
۹

جب نامۂ دلدار کو دیکھا اُسے دیکھا | تحریرِ دل آزار کو دیکھا اُسے دیکھا
اس چرخ ستمگار کو دیکھا اُسے دیکھا | جس دشمن خونخوار کو دیکھا اُسے دیکھا
مین کیا کہون تمسے دلِ مضطر کی حقیقت | اک مرغ گرفتار کو دیکھا اُسے دیکھا
عشاق مین آجاتے ہین معشوق کے اوصاف | بیتاب دل آزار کو دیکھا اُسے دیکھا
کیفیتِ چشم اُسکی بیان ہو نہین سکتی | اک ساغرِ سرشار کو دیکھا اُسے دیکھا
ایدل نگہِ ناز ہی اُس شوخ کی آفت | بس ناوک دسوفار کو دیکھا اُسے دیکھا
آسان نہین اے حضرتِ دل عشق کی منزل | اک وادیِ پرخار کو دیکھا اُسے دیکھا

سُنکر مری بیتابی دل کیا کہا قاصد | سچ کہہ مرے دلدار کو دیکھا اُسے دیکھا

۲۰

اللہ کا سایہ مرے سرکار ہین طاہر
جسنے مرے سرکار کو دیکھا اُسے دیکھا

۱۱

مٹّی دینے کو اگر آئیے گا
خاک مین اور ملا جائیے گا

بچکے یارونسے کہان جائیے گا
خواب مین بھی نہ کبھی آئیے گا

پھر ذرا کہیے خفا ہین تجھ سے
پھر ذرا روٹھ کے ٹلجائیے گا

دیکھنا حسن کا عالم ہی غضب
آئینہ سے نہ لپٹ جائیے گا

فتنے بھی لوٹ ہین اس چتون پر
ناز کس کس سے نہ اُٹھوائیے گا

حضرتِ خضر یہ ہے کوچۂ عشق
ٹھوکرین کھا کے سنبھل جائیے گا

اپنی زلفونکی سُنگھا کر خوشبو
اور دیوانہ بنا جائیے گا

شمع کو ناز ہے پروانون پر
اک ذرا بزم سے اُٹھ جائیے گا

فتنۂ دہر ہون مین ہی تو درست
جی مین کچھ سوچکے فرمائیے گا

ہی اگر مجھسے شب وصل حجاب
شرم بھی آئے تو شرمائیے گا

۲۱

نکتہ دان ہے وہ ستمگر طاہر
رحم دل کہہ کے بھی پچتائیے گا

۷

ایک ہی اُسکی ادا مین تو ہوا کام اپنا
دیکھنا یہ ہی کہ کیا ہوتا ہے انجام اپنا

یون تو پردے سے ہم آواز سنا کرتے ہین
جلوہ دکھلادو کبھی آکے سرِ بام اپنا

بنگئی دم پہ جو کمبخت ذرا دل ٹھہرا
ہی تڑپنا ہی شبِ ہجر مین آرام اپنا

غیر کا پاس بھی ہی پاس ہے میرا بھی نہین
پڑگیا حیف کشاکش مین عجب کام اپنا

ہاے رے حسرتِ دل واہ رے مجبوری رشک
بھیج سکتے بھی نہین ہم اُسے پیغام اپنا

عاشقون سے ہی عداوت ہی اگر گردونکو
آج سے ہم بھی بدل ڈالینگے یہ نام اپنا

٢٢

طاہر اپنا وہ سمجھ لین مجھے سب بھر پایا
ہم سوا اِسکے نہین چاہتے اکرام اپنا

٩

مرا کہنے ہی کو دل شاد کرنا
کبھی تو بھولے چوکے یاد کرنا

یہ اُنکا جھانک کر چھپنا غضب ہے
ہے ایسا لطف بھی بیداد کرنا

یہ ہی تعلیم کیا پائی ہے تمنے
ستم کرنا ستم ایجاد کرنا

کرم کرنا دلِ برباد پر بھی
اِس اُجڑے گھر کو بھی آباد کرنا

دکھا کر جلوہ لاکھون گھر بگاڑے
تجھے اِک کھیل ہی برباد کرنا

کہا مانا نہ تمنے بھول کر بھی
قسم ہے کیا کسی کو شاد کرنا

عدو کو کچھ نہ کچھ حسرت تو ہجائے
مجھی پہ ختم سب بیداد کرنا

ہے یہ تو اُنکے بائین ہاتھ کا کھیل
بنانا اور کبھی برباد کرنا

۲۳ — ۷

کہون کیا ضعف دل کا حال طاہر
تبسّم بھی ہے اِک فریاد کرنا

دلون کو لوٹ نہ لے کیون اُبھار سینے کا
کہ قدرتی یہی گہنا ہے مہ جبینون کا

دلونکے ساتھ ہوئین حسرتین بھی سب برباد
ہے ایک حال مکانونکا اور مکینون کا

شب فراق گئی ایک پل نہ بیتابی
خیال زلف ہوا سانپ آستینون کا

ہے عضو عضو ترا اِک جُدا جُدا معشوق
تو مہ جبین ہے کہ جمگھٹ ہے مہ جبینون کا

دیا دل اُنکو پڑے جان و ہوش کے لالے
جو پہلے ایک کا صدقہ تھا اب ہے تینون کا

بنا ہے شوق نظارہ مین چشم ہر بن مو
تمام جسم مین عالم ہے دُوربینون کا

۲۴ — ۷

کہون غزل کسی مشکل زمین مین اب طاہر
نہین ہے کوئی زمیندار اِن زمینون کا

خیالِ رُخ مین تار شمع ہر اک تار بستر تھا
ترا جلوہ فروغِ طالعِ بیدار بستر تھا

شبِ فرقت مرے سینے پہ کیا کیا سانپ لوٹے ہین
خیال سایۂ گیسوی مشکین مار بستر تھا

زہے بخت مریض غم عیادت کو وہ آتے تھے
یہ سر رنجور بالش تھا یہ تن بیمار بستر تھا

کہان تاب طپیدن کیون خیال خواب راحت ہے
یہ جسم ناتوان منت کشِ آزار بستر تھا

شب ہجران تھی داغ دلکی کیا کیا شعلہ افشانی — برنگ موی آتش دیدہ ہر اک تار بستر تھا
نہ سوئے ایک شب آغوش مین وہ بیحجابی سے — مگر بند قبا کھلنا کشودِ کار بستر تھا

٢٥ — ١٠

متاعِ عیش طاہر اب کہان اندوہ فرقت مین
فروغ حسن اُسکا گرمی بازار بستر تھا

خالی جائیگی مری فریاد کیا — کہہ رہے ہو ہر چہ باد اباد کیا
میرے نالے سُنکے فرمانے لگے — آپ کیا اور آپ کی فریاد کیا
رحم ہو یا ظلم کچھ ہو دل سے ہو — ہے برابر داد کیا بیداد کیا
سُنکے نامِ مرگ شادی مرگ ہون — شور ماتم ہے مبارکباد کیا
تاک مین دلکے لگے رہتے ہین وہ — جال مین پھانسا ہو اک صیاد کیا
ہجر مین اے مرگ تو ہی کر مدد — دو قدم ہے یہ عدم آباد کیا
ملگئی دشنام کرتے ہی سلام — دیکھیے آگے کو ہو ارشاد کیا
ہو شریک بزم دشمن میرے ساتھ — اِس طرح آیا تو آیا یاد کیا
شوق سے آنکھین لڑاؤ کیون ڈرون — زلف ہی دام آنکھ ہی صیاد کیا

٢٦ — ٧

ہم بھی کس حسرت سے طاہر کہکے حال
تک رہے ہین مُنہ کہ ہو ارشاد کیا

لڑکپن سے دل مبتلا ہی کسیکا
یہ قصہ بھی تمنے سُنا ہی کسیکا

جو آنکھونمین پھرتی ہی تصور کسیکی
تو دلمین بھی نقشہ کھنچا ہی کسیکا

مین قدمونپہ گرتا ہون لو من بھی جاؤ
ذرا ہنسدو بس فیصلا ہی کسیکا

محبت نہین چاندنی چار دنکی
کہین دل بھی آکر پھرا ہی کسیکا

مجھے مانع عشق احباب کیون ہین
مقدر بھی بگڑا بنا ہی کسیکا

کبھی ایک پل بھی وہ نچلے نہ بیٹھے
نئی طرح جوبن اُٹھا ہی کسیکا

٢٧

کہین اوپری دل سے جو چاہین خوش ہون
کہ ظاہر کو دل مانتا ہی کسیکا

٩

تصور غیر کے اے دل سب اپنے سر لینا
غرض کہ جیسے بنے اُسکو اپنا کر لینا

نیا فریب نرالا ستم نکالا ہے
ملاپ پہلے تو پیچھے بگاڑ کر لینا

لپٹ کے بند قبا کھولنا وہ میرا ہائے
سمٹ کے اُنکا وہ سینے پہ ہاتھ دھر لینا

یہ کیا ستم ہے مجھے دیکھکر رقیبونسے
اشارے ہوتے ہین اُنکی ذرا خبر لینا

وہان ہی جوش نزاکت یہان ہی غلبۂ عشق
یہی ہے شور چلا دل گئی کمر لینا

شب وصال ہی سینے سے میرے لپٹے رہو
سحر تو ہونے دو پھر خوب بن سنور لینا

خلاف شان ہی گردونسے تم جفا سیکھو
سمجھ لو سوچ لو پھر اختیار کر لینا

گلہ تھا غیروں کا کیوں آپ اسقدر گھبرائے | یہ بے سبب نہیں کانوں پہ ہاتھ دھر لینا

۲۸

کوئی مرے کوئی تڑپے اُنھیں غرض طاہر
وہاں تو کھیل ہے ہر وقت وعدہ کر لینا

۹

دل کو گرماتا تھا جو وہ دلرُبا جاتا رہا | لطف جلنے کا جلانے کا مزا جاتا رہا
ہو تلاشِ دل بہانہ اُس سے ملنے کیلیے | ورنہ یاں کِسکو ہے غم جاتا رہا جاتا رہا
سچ یہ ہو تالی کبھی اِک ہاتھ سے بجتی نہیں | ہاتھ کھینچا تمنے یاں پاسِ وفا جاتا رہا
دل چُرایا ہو تمھیں نے تاڑ لی ہمنے نگاہ | کھُل گیا جب حال چوری کا مزا جاتا رہا
ہو گئی میری توقع میرے حق مین سدِ راہ | کامیابی کب ہوئی جب آسرا جاتا رہا
جلوت و خلوت میں لوٹے یون مزے دیدار کے | بنکے مین خود نامہ بر آتا رہا جاتا رہا
کسنے بوسے رات بھر ان پیارے ہاتھوں کے لیے | مُنھ کی رونق بنکے سب رنگِ حنا جاتا رہا
میری چشم شوق ہی خود بنگئی میری رقیب | چھپکے چلمن سے کسیکا جھانکنا جاتا رہا

۲۹

ہو بھروسہ کسپہ طاہر کس سے انسان دل لگائے
جب کہ دل سا عمر بھر کا آشنا جاتا رہا

۹

دل ناکام نہو کیون ترا ہر کام بُرا | سچ یہ ہے آدمی رکھے نہ کبھی نام بُرا
غیر تو اچھا ہے اور عاشق ناکام بُرا | سچ کہوں بات ہی یہ بدسی ہی بدنام بُرا

فرق جو عشق وہوس مین ہو وہ مجھسے پوچھو
اُسکا آغاز بُرا اِسکا ہے انجام بُرا

لاؤ دل پھیر دو ہر وقت کی جھک جھک کیسی
دن بُرا رات بُرا صبح بُرا شام بُرا

جب سے رہتا ہی اُنھین یہ دہ شرعی کا خیال
ہم کہا کرتے ہین ہی ہند کا اسلام بُرا

کبھی نادان کبھی عیار وہ کہتے ہین مجھے
ایک سے ایک لگاتے ہین وہ الزام بُرا

دل پہ کچھ ایسی بنی ہی کہ کہون کیا ناصح
ورنہ دُنیا مین کسے لگتا ہی آرام بُرا

واعظا نشۂ پندار کی لے اپنے خبر
یہ تو تسلیم کہ ہوتا ہی مِی آشام بُرا

نہ رہا پاس مروت بھی اُسے اب طاہر
ہم نہ کہتے تھے کہ ہے روز کا پیغام بُرا

نمک افشان جو ذرا خندۂ قاتل ہوتا
بوسۂ تیغ لبِ زخم پہ بسمل ہوتا

جبین سے پھر جو وہ رہتا تو مین قائل ہوتا
کاش سینے مین ستمگر کے مرا دل ہوتا

گر شریکِ ستمِ چرخ وہ قاتل ہوتا
فتنہ جو اُٹھتا زمانے مین مرا دل ہوتا

غمِ فرقت کا نہ ہرگز متحمل ہوتا
مین تو انسان ہون پتھر مین اگر دل ہوتا

ایک بھی تمنے تو پورا نہ کیا میرا سوال
تمھین ملجاتے خدا سے جو مین سائل ہوتا

جمع کرتا مری ویرانی کے سامان جو فلک
ایک منجملۂ اسباب مرا دل ہوتا

ہمدمی غیر کی ہی باعثِ تسکین مجھکو
اپنی صحبت مین نرکھتا جو وہ مائل ہوتا

تو نہوتا جو مرے ماہ جبین کا عاشق
دلمین یہ داغ ترے کیون مہ کامل ہوتا

تری رفتار اگر حشر نہ برپا کرتی
دل وہ کافر ہے قیامت کا نہ قائل ہوتا

۳۱ ۱۳

بے غرض پاکے وہ کہنے لگے عزت طاہر
آرزو سے یہ کہان مرتبہ حاصل ہوتا

تم سا تو کوئی جان کا خواہان نہین دیکھا
جو چاہو قسم لیلو مری جان نہین دیکھا

اُس بُت پہ جو لایا نہ ہو ایمان نہین دیکھا
ایسا تو کوئی ایک مسلمان نہین دیکھا

مین نے جو کہا دل تو مری جان نہین دیکھا
کہنے لگے دیکھا بھی تو اب ہان نہین دیکھا

کہتے ہین کہ بتلاؤ تو تم لائے کہان سے
بازار مین بکتے کوئی ارمان نہین دیکھا

وان عہد زبانی بھی ہو اک عقدۂ مشکل
آسان جسے پایا اُسے آسان نہین دیکھا

اُس بُت کی محبت سے کوئی دل نہین خالی
اللہ کے گھر مین بھی تو ایمان نہین دیکھا

سفاکی قاتل ہے تعلق کی علامت
بے وجہ کوئی جان کا خواہان نہین دیکھا

کیون آنکھین جھکائے ہوئے بیٹھے ہو شب وصل
معشوق کو یون ہوتے پشیمان نہین دیکھا

آنکھون مین سما کر بھی رہا پردے کے اندر
بے پردہ کبھی جلوۂ جانان نہین دیکھا

بیداد مین ظالم کی قیامت کا مزہ ہے
عاشق کو خطا پر بھی پشیمان نہین دیکھا

ہے خون کبھی آنکھون مین کبھی داغ جگر مین
یون رنگ بدلتے ہوے ارمان نہین دیکھا

باتین ہین سیانونکی تو دیوانونکی صورت | دل سا کوئی دانا کوئی نادان نہین دیکھا

۳۲ ہی اُسین توسب آپ ہی کے حسن کی لاف
طاہر کا کبھی آپ نے دیوان نہین دیکھا ۱۰

آسانی سے مطلب کبھی حاصل نہین ہوتا
مشکل ہی وہی کام جو مشکل نہین ہوتا
جی بھر کے مزا دید کا حاصل نہین ہوتا
افسوس کہ آنکھونمین کوئی دل نہین ہوتا
جاتے ہین اُدھر وہ تو ادھر دل نہین ہوتا
اپنا بھی بُرے وقت مین شامل نہین ہوتا
سینے سے ذرا ہاتھ ہٹے یہ نہین ممکن
سونے مین بھی دم بھر کو وہ غافل نہین ہوتا
دیکھا نہ کبھی بھول کے بھی آئینہ اُسنے
یہ پردہ ہی خود اپنے مقابل نہین ہوتا
فرقت مین گزرتی ہی جو عاشق یہ نہ پوچھو
ملتا تو ہی دل کو کوئی اور دل نہین ہوتا
تو معجزۂ حُسن ہے یا زندہ کرامت
محبوب جہان مین کوئی قاتل نہین ہوتا
لائی ہی ترے پاس ہمین حُسن کی دولت
مفلس سے کبھی کوئی بھی سائل نہین ہوتا
بس خاک چلے تجھ سے زبردست کے آگے
دل لیکے مکر جاتا ہی قائل نہین ہوتا

۳۳/۱ ملجائے خدا مجکو جو طاہر تو یہ پوچھون
کیون عاشق و معشوق کا اِکدل نہین ہوتا ۱۳

ردیف بائے موحدہ

مائے ناز وان ہوا مطلب — کسقدر دُور جا پڑا مطلب

خود وہ آئینگے اور کیا مطلب — خط نہ آنے سے کھل گیا مطلب

آنکھ ملتے ہی مُنہ کو پھیر لیا — یہ تو ہی ایک دوسرا مطلب

لطف بھی کم نہین ستم سے مجھے — جانتا ہون حضور کا مطلب

کچھ لگاوٹ ہی جو رُکاوٹ ہے — اُنکے چھپتے ہی کھل گیا مطلب

شکوے شکوے مین کٹ گئی شب ہجر — نہ ہوا لب سے آشنا مطلب

پاسبان کو سزائین ملتی ہین — خواب مین کوئی کہہ گیا مطلب

ہوے غصے مین جامے سے باہر — وہ جو بگڑے تو بنگیا مطلب

مجکو ارمان ہے پائمالی کا — ہی ہم آغوش نقش پا مطلب

آنکھین کہتی ہین حال دل ازخود — بول اُٹھتا ہی چُلبلا مطلب

کوئی اتنا ہو انکو جا کے سُنائے — غیر کے نام سے مرا مطلب

یہ نئی شکل ہی ستانے کی — کچھ سُنا کچھ نہین سُنا مطلب

۳۴ — کم سخن تم ہوے زبان مین ہون — ہو تو کیونکر ہو پھر ادا مطلب — ۱۰

ردیف تائے فوقانی

اب وہ کرنے لگے حجاب بہت — نظر آتے ہین مجکو خواب بہت

چپ ہی رہنا تھا مصلحت ورنہ — انکی باتونکے تھے جواب بہت

شکوہ تنہائی کا کیا تو کہا — آپ دیکھا کرین کتاب بہت

انکی بے مہریوں سے کیون گھبرائین — ایسے دیکھے ہین انقلاب بہت

ہے وہان انتظار عرض نیاز — یان ہے اندیشۂ عتاب بہت

ترک مے اور صحبتِ زہاد — پارسائی مین ہین عذاب بہت

انکا بدلے مزاج تب جانین — ہون زمانے مین انقلاب بہت

ہجر کا یون بھی غم غلط نہوا — ہمنے کی کثرتِ شراب بہت

سوز دل نے جلا دیے آنسو — آجکل یان ہے قحطِ آب بہت

۳۵ رکھدیا ہاتھ منھ پہ طاہر کے — ہوگئے جب وہ لاجواب بہت ۱۱

کیا بھیڑ لگی ہے سرِ بازار محبت — ایک ایک پہ گرتا ہے خریدار محبت

معلوم ہو گر لذتِ آزار محبت — خود بیچدے اپنے کو خریدار محبت

مر کر بھی تو جاتا نہین آزار محبت — مر مر کے جیا کرتے ہین بیمار محبت

بویا ہے اسی نے ہی تو یہ خار محبت — جو سب سے ہوا پہلے خریدار محبت

وہ کہتے ہین زندانمین ہے تو اور نہ قفس مین | کیونکر تجھے ہم سمجھین گرفتار محبت

اللہ رے دلاویزی عشقِ غمِ گیسو | تم چھوڑ دو تو چھوٹے نہ گرفتار محبت

جیتونمین وہ داخل ہین مردونمین وہ شامل | دم اپنے گنا کرتے ہین بیمار محبت

حیلے کی ضرورت نہین جو چاہیے سزا دو | عاشق تو ہی ہر طرح خطاوار محبت

وہ شکوۂ الفت پہ تجاہل سے یہ بولے | کچھ مین تو نہ تھا تمسے طلبگار محبت

معشوق زبانسے تو کبھی ہان نہین کہتے | ہان آنکھونمین ہو جاتے ہین اقرار محبت

۳۶ ظاہر سے ذرا سنیے کبھی تذکرۂ عشق
ہے وہ ہی تو اک واقفِ اسرار محبت ۹

ردیف ثاء مثلثہ

کسکے تھے سب عہد و پیمان عبث | امیدونمین اپنی گئی جان عبث

اثر میرے رونے کا کسدن پڑا | یہ آنکھون نے باندھے ہین طوفان عبث

بڑی خوش نصیبونمین بھی ہم نہ تھے | رکھے تمنے در پر یہ دربان عبث

نباہی نہ اُسنے کبھی دوستی | ہوا آسمان دشمن جان عبث

اگر وصل اُسکا نہ حاصل ہوا | تو پھر سب یہ دُنیا کے سامان عبث

جو پورا نہ ہو وعدہ کس کام کا / مین کہتا ہون خود ہان عبث ہان عبث

اگر دل مین حاجت نہ باقی رہے / خدا پر کوئی لائے ایمان عبث

تمھارا سا ہو جائے گر سبکا حال / کسی گھر مین ہو کوئی مہمان عبث

٣٧

وہ آیا نہ وعدے پہ طاہر کبھی / کیے وصل کے ہمنے سامان عبث

٨

ردیف جیم

اس دل کا چشم یار سے بس ہو چکا علاج / بیمار ہو جب آپ مسیحا تو کیا علاج

دشنام یار ہی دل رنجور کا علاج / جیسا نیا مرض ہی تو ویسا نیا علاج

ہوتے ہی وصل دور ہوئین سب شکایتین / کہتا ہی کون ہے مرض عشق لاعلاج

جب درد دل وصال سے بھی کچھ نہ کم ہوا / بولے بس اب کریگا تمھارا خدا علاج

چلتا ہی بات بات پہ وان نسخۂ جفا / ہی ورنہ ہر مرض کا جہان مین جدا علاج

سینے سے سینہ ملتے ہی دکھ درد کچھ نہ تھا / واللہ آج ہمنے یہ دیکھا نیا علاج

کیا جانیے کہ کسکی نظر دل کو ہو گئی / ظاہر مین کچھ مرض ہو تو ہو کچھ دوا علاج

٣٨

لازم ہی صبر عشق مین طاہر وہی نہین / پرہیز اس مرض مین ہی سب سے بڑا علاج

٦

ردیف حاء

دے بیٹھے پہلے دل تو اُنھین ہم بلا صلاح / اب پوچھتے ہین سب سے تمھاری ہے کیا صلاح

عاشق پہ اے بُتو یہ نہین ہی جفا صلاح / دیتا نہین یہ کوئی بھی مرد خدا صلاح

رہتے ہین مجھسے ملنے کے بار مین مشورے / غیرونکے حق مین لیتی ہی اُنکی بلا صلاح

جو چاہو اپنی رائے سے خود کرد و فیصلہ / ہم جانتے ہین دینگے جو کچھ آشنا صلاح

یہ خندہاے زیر لبی بے سبب نہین / کچھ کر رہے ہین عشوہ و ناز و ادا صلاح

٣٩ ظاہر ہم آکے باتو مین دلکی ہوے خراب / یہ خانمان خراب کجا اور کجا صلاح ١٧

ردیف دال

ظاہر مین ہمسے میل تو دلمین عدو پسند / یہ جھوٹی صلح ہمکو نہین جنگ جو پسند

ناز و نیاز کی ہو نہ کیون گفتگو پسند / تجکو پسند مین ہون مجھے دلسے تو پسند

غیرونسے مل ہی جائے ترے دلکا بھید کچھ / کرلون جو تھوڑی دیر کو رشک عدو پسند

ملنا ترا خدا کے بھی ملنے سے ہی بعید / اُسکا کہان ٹھکانا جسے آئے تو پسند

روشن وہ دل ہی جسمین کوئی لو لگی رہے / دل تفتگان عشق کی ہی آرزو پسند

بدنام ہو وہ میرے سبب سے یہ قہر ہے / گم گشتہ دلکی مجکو نہین جستجو پسند

ڈر ہے کہ اہل شرع کہین بدگمان نہون
لب پر تو ذکر حور ہی اور دلمین تو پسند

ہر بات دلشکن ہی تو ہر لفظ جانگداز
آئی ہی آپکو بھی عجب گفتگو پسند

رکھتا ہون اپنا بے مے و ساغر کے تر دماغ
ہی سوندھی سوندھی خشت خم کی بو پسند

ہو وصل پھر بھی وصل کی خواہش وہی رہے
پوری نہو نکل کے وہ ہی آرزو پسند

بولے بگڑ کے تذکرہ حسن و عشق پر
یہ گفتگو پسند نہ وہ گفتگو پسند

مٹی ہین اُسکے سامنے جنت کے پھول بھی
جسکو ہی تیری مست جوانی کی بو پسند

یہ بات ساز مین ہی نہ کوئل کی کوک مین
ہی تیری ہی سُریلی صدا خوش گلو پسند

مین جرعہ شراب پہ کیونکر نہ جان دون
انسان ہی وہ کیا جو نہو آبرو پسند

لیتا ہی جان غم مین گھلا کر بغیر تیغ
قاتل کو میرے آتا ہی ہلکا لہو پسند

ان کج ادائیون کا چکھائینگے ہم مزا
کر لینگے ہم بھی اور کوئی خوبرو پسند

۳۰ مغرور طاہر اُسکو ہمین نے بنا دیا
کہنا نہ تھا یہ مُنہ سے کہ آیا ہے تو پسند ۹

ردیف ذال

مانگے جو دل فگار تعویذ
ہون داغ جگر ہزار تعویذ

نالون سے ہین وہ مرے پریشان
رہتے ہین گلے کے ہار تعویذ

بازو ہین جو موج قلزم حسن ۔ ہین گوہر شاہوار تعویذ
بوٹا سا وہ قد ہے شاخ پر گل ۔ اور غنچۂ نو بہار تعویذ
تعویذ پہ تیرے جان صدقے ۔ تجھ پر قربان نثار تعویذ
ارمان ہین بیحساب دلمین ۔ ہون اُتنے ہی بیشمار تعویذ
پستان ہین دو برج قلعۂ حسن ۔ عصمت کے ہین یہ حصار تعویذ
آئی شب وصل ختم ہونے ۔ زیور کو بڑھا اُتار تعویذ

۱۴ ۔ ۱۱

طاہر کافی ہے جذبۂ دل
ہر باعثِ ننگ و عار تعویذ

ردیف ے

اک ذرا بیداد ہو مجھپر ستمگر دیکھکر ۔ چین پائیگا نہ تو بھی مجکو مضطر دیکھکر
رشک ہے زاہد کو میرا دامنِ تر دیکھکر ۔ پاؤن پھیلانے لگا اب بھی چادر دیکھکر
دونون چلتے ہین طریق عشق ہی وہ پر خطر ۔ دیکھکر رہبر کو مین اور مجکو رہبر دیکھکر
گلشن فردوس کا ہی حضرتِ زاہد کو شوق ۔ یہ بڑے مرشد ہین گرتے ہین بڑا گھر دیکھکر
دیکھتے ہین جب وہ اپنے کو مرے آغوش مین ۔ رشک آتا ہی اُنھین میرا مقدر دیکھکر
کہتے ہین شوخی ہی تیری طبع کی اور کچھ نہین ۔ بیقراری کی ملی یہ داد مضطر دیکھکر

دیکھکر اپنا خم ابرو کرے کیونکر نہ قتل
قاعدہ ہی خون چڑھ جاتا ہی خنجر دیکھکر

ناصحا انصاف تو کر دلمین دیوانہ ہی کون
بات کیا کی کھینچ مارا ایک پتھر دیکھکر

ہون اگر آنکھین بھی آنکھونمین اُسکا جلوہ ہے
طور سے کیا آئے موسیٰ خاک پتھر دیکھکر

سنگ اسود سے ہوا زاہد کو عشق خال یار
چوم کر آخر کو چھوڑا سخت پتھر دیکھکر

٤٢ مہندی مل مل کر چھڑاتے ہین جطاہر آج وہ ١١
وان بھی تلوون سے لگی ہی مجکو مضطر دیکھکر

آگئین ہمکو لگاوٹ کی یہ راہین کیونکر
پڑے پڑے ہی مین لڑتی ہین نگاہین کیونکر

آنکھ لڑتے ہی جو مر جائین کراہین کیونکر
زہر مین تمنے بجھالین یہ نگاہین کیونکر

بات بھی تمنے کبھی ضبط نہ کی کیا جالو
خون کیطرحسے پی جاتے ہین آہین کیونکر

ایکبار آنکھ تو لڑ جائے کہین پر اُنسے
پھر مین دیکھون کہ چراتے ہین نگاہین کیونکر

شکوہٗ وعدہ خلافی پہ یہ شرما کے کہا
بات بے سمجھے کہی ہو تو نباہین کیونکر

آنکھ کو دلسے تعلق ہی تو دلکو تمسے
بند ہون عشق و محبت کی یہ راہین کیونکر

ایک عالم کو جھکا دیتی ہی وہ چشم سیاہ
لیے پھرتی ہین یہ میخانہ نگاہین کیونکر

در تک اُس بت کے نہ پہونچے کبھی تم حضرت شیخ
لگگئین عرش خدا تک تمھین راہین کیونکر

ہمکو حسرت رہی گردنمین کبھی دیکھتے ہم
ڈالدیتے ہین محبت سے وہ باہین کیونکر

آئینہ رکھکے مجھے دیکھو تو مین بتلاؤن | تیر بن بنکے نکلتی ہین نگاہین کیونکر

۴۳ | ۷

طاہر اُن سا کوئی معشوق کہین دیکھا ہے
چاہتا ہو جو ہمین اُسکو نہ چاہین کیونکر

ہوا یہ حال دل فرقت کے صدمے اتنے سہکر | کھٹک ہوتی ہے تھم تھم کر کسک اُٹھتی ہے رہ رہکر
وہ نا واقف مجھے پاس ادب او زکر مطلب بھی | زبان اپنی دبا جاتا ہون کچھ کچھ حال کہہ کہکر
کہون کیا حال فرقت آنسوؤنکے بدلے نکلا ہے | کلیجا ٹکڑے ہو ہو کر لہو آنکھونسے بہ بہکر
ہم اِس انداز سے بیتاب ہوکر وصلمین لپٹے | چھپا جاتا تھا خود بادلمین شکو چاندکہ کہ کر
وہ سرمستانہ ہنسنا کھل کھلاکر یاد آتا ہی | مرے آگے بس اب پینا زیادہ تو نہ قہ قہ کر
بجاکر چٹکیان وہ گا رہے ہین آج گلشن مین | ذرا او طائر رنگِ حناب توبھی چہ چہ کر

۴۴ | ۱۰

قیامت ہی کسی کا چلبلا پن کیا کہون طاہر
جہان دیکھا ہوئی اِک کسمساہٹ دلمین رہ رہکر

آفرین قاتل تری تسخیر پر | خود رکھین عاشق گلا شمشیر پر
لے لیا گر بوسہ دو مجکو سزا | تم ہو نادم کیون مری تقصیر پر
جب جواب اُنسے نہ کوئی بن پڑا | شک ہی جادو کا مری تقریر پر
آنکھ اُنسے صرف لڑجانا ہی شرط | رکھ لیا بس تیغ پر اور تیر پر

چشم تر نے کی مری مٹی خراب
شوب کتنے پڑ گئے تقدیر پر

ہائے کس حسرت بھرے نے کی نگاہ
بیخودی سی ہے تری تصویر پر

پوچھ نہ کچھ لگتی ہے دل پر چوٹ سی
چونک پڑتے ہین مری تقریر پر

روی روشن پر نظر جمتی نہین
کس بلا کا نور ہے تصویر پر

لیلی و مجنون جو دیکھین آئے رشک
انکی صورت پہ مری تصویر پر

۴۵ — ۱۸

عقل کو کیا دخل طاہر عشق مین
دل نہین جمتا کسی تدبیر پر

گوہر جان کہون اسکو کہ مصفا گوہر
قلزم حسن ازل کا ہے وہ یکتا گوہر

حورین دیکھین تو اسے آنکھونکا تارا سمجھین
ہے بنا گوش مین اسکے جو چمکتا گوہر

دُر دندان کے تصور مین جو دل بھر آئے
پھر تو آنکھونسے گرین آنسوؤنکی جا گوہر

اپنی مژگانسے کرے دلمین وہ سو سو سوراخ
ہاتھ سے جسنے کبھی اپنے نہ بیدھا گوہر

گوہر دل ہے مرا تیرے ہی لائق شہ حسن
ایک بھی اسکے مقابل کا نہ نکلا گوہر

دُر دندانکی ترے قدر ہمین جانتے ہین
کہین چھپتا ہے چھپائے سے بھی سچا گوہر

گر جگہ دیگا اسے تیرا گلو سے پُر نور
جلوہ حسن کا بنجائے گا دریا گوہر

سحر ہے پان کی سُرخی مین وہ دندانکی چمک
کبھی گوہر ہوا مونگا کبھی مونگا گوہر

رخِ گلرنگ پہ تیرے یہ عرق کے قطرے
دُرج یاقوت فروزان مین ہین یکجا گوہر

دیکھکر جلوۂ نیرنگیِ حسنِ گلرنگ
بنگیا اُسکے گلے مین گلِ رعنا گوہر

سامنے اُس دُرِ دندان کے ہین جھوٹے موتی
صدقے اُس گوہرِ یکتا پہ ہین صدہا گوہر

اُسکے پُر نور گلے مین نہین موتی کے یہ ہار
ہین قنادیل سرِ عرشِ معلا گوہر

لوگ کہتے ہین جسے ماہِ شبِ افروزِ فلک
ہے گلوبند کا تیرے ہی وہ ٹوٹا گوہر

دونون پستان کا یہ عالم ہے ترے سینے پر
جیسے آئینے پہ رکھے ہون دو یکتا گوہر

ق
فیشن ایبل ہو بدن پر ترے پیراہن زر
اُسپہ ساری ہو ٹکے جسپہ ہون صدہا گوہر

ہاتھ مین ہون ترے سمرن تو ہو چوٹی مین برچ
ہار گردن مین تو کانون مین ہو پیارا گوہر

آئے اسطرح وہ جب گوہرِ یکتا سرِ بزم
بنکے چمکے مری قسمت کا ستارا گوہر

رخ و دندان کے لکھے ہین جو مضامین طاہر
کیون نہ پھر منھ سے مرے پھول جھڑین یا گوہر

گالیان دو تم تو میرے نام پر
مین دعائین دون ہر اک دشنام پر

لوٹ ہی جاتا ہے دل بے اختیار
اچھی صورت اور اچھے نام پر

ایک بوسے پر مین تمکو جان دون
مال ایسا اور اتنے دام پر

ہان نہین کچھ بھی نہ کہتے بن پڑا
رہ گئے دل تھام کے پیغام پر

غیر باہر اور اندر میں رہوں
چاہیے نوکر جدا ہر کام پر

خط نہ لکھا اس بہانے سے کبھی
حرف آئے گا ہمارے نام پر

ہیں مگر ٹوٹے ہوئے دل فرشِ راہ
ٹھوکریں کھاتے ہیں وہ ہر گام پر

۴۷ بے سبب طاہر نہیں کچھ بھید ہے
چپ سے ہو جاتے ہیں میرے نام پر ۱

ردیف س

ہیں اغیار پہ پیام آپکے بس بس اجی بس
اس عنایت کو سلام آپکے بس بس اجی بس

ہوئی پیدا نہ کوئی صورتِ امیدِ وصال
سن چکے خوب کلام آپکے بس بس اجی بس

کسے جلاد کہوں دلبر و دلدار کہوں
کسنے رکھے ہیں یہ نام آپکے بس بس اجی بس

کتنے ہی مر مٹے کتنے ہی ہوئے گھر برباد
جلوے دیکھے سرِ بام آپکے بس بس اجی بس

مجھسے اظہارِ محبت نہوئیں باز آیا
دل دکھاتے ہیں کلام آپکے بس بس اجی بس

ہائے کہتا وہ شبِ وصل چھڑا کر دامن
شوق ہونگے نہ تمام آپکے بس بس اجی بس

جو مرے دل پہ گزرتی ہے نہ پوچھو مجھسے
سنکے جلسے سرِ شام آپکے بس بس اجی بس

کبھی تو نالہ و فریاد سے دم لو طاہر

رات دن ہین یہی کام آپکے لبِ لبابِ جب

۹ ردیف شین ۴۸

جذبۂ دلکو ہی اثر کی تلاش
راہ بر کو ہی راہبر کی تلاش

ہی عبث ای دل اُسکے گھر کی تلاش
پہلے کر اُسکی رہگذر کی تلاش

دلکے خاطر ہی سارے گھر کی تلاش
دیکھنا شوخ فتنہ گر کی تلاش

صدقے اس بھولے پن پہ ہین شبِ وصل
شام سے ہی اُنھین سحر کی تلاش

جا ملی غیر کی دُعاؤن مین
تھی دُعا کو مری اثر کی تلاش

بیوفا تمکو لوگ کہتے ہین
تمپہ لازم ہی اس خبر کی تلاش

قتل پر میرے شوق سے باندھو
پہلے کر لو مگر کمر کی تلاش

نہ ملا کوئی رازدار رفیق
کام آئی نہ عمر بھر کی تلاش

۴۹ ۱۰

دل کو دل سے ہی راہ جب طاہر
کیون کرون پھر مین نامہ بر کی تلاش

ردیف ضاد

جاتا ہی ساتھ جان کے یہ عشق کا مرض
بیٹھے بٹھائے دل کو لگا یہ بُرا مرض

تعظیم ہمنے دیکھی یہ بیمار عشق کی — ہر وقت ہاتھ باندھے کھڑا ہی نیا مرض

درد فراق اُسپہ یہ درد انتظار کا — جانے نہ پایا ایک ہوا دوسرا مرض

بیمار تیری آنکھونکو کہتے ہین اسلیے — شرم وحیا کا انکو لگا ہے بُرا مرض

آئین نہ وہ ہی بھر عیادت نہ موت آئے — آخر یہ کس مرض کی دوا ہی مرا مرض

بڑھتا ہی اور وصل سے ارمان وصل کا — ہوتا ہی اور علاج سے اپنا سوا مرض

لیتا یہ کون مفت مین سر اپنے درد عشق — دیتا ہی میری جان کو ہر دم دعا مرض

دکھ درد مین بھی فکر سخن سے نہین نجات
ہی شعر و شاعری کا بھی طاہر بُرا مرض

ردیف فا

فریاد کیا کرے جو مقدر رہو برخلاف — اچھا اثر تو سب پہ ہوا اُنپر اثر خلاف

رہتا ہی ایک ایک سے فرقت مین برخلاف — لب سے دُعا خلاف دُعا سے اثر خلاف

ہے ذکر بیوفائی اغیار ناپسند — مشکل ہی یہ بھی اُنکو اگر دون خبر خلاف

عاشق وہ ہی جسے نہ رہے تن بدن کا ہوش — ہی عشق مین یہ شکوہ درد جگر خلاف

حاصل ہوئی نہ حُسن کی محفل مین ممبری — خود میرے دل نے ووٹ دیے تو مگر خلاف

دل لیکے مجھسے کہتے ہین خود تمنے دل دیا — کتنا غلط یہ دعوی ہی اور کسقدر خلاف

مین اور تیرا شکوہ پھر اُسپر رقیب سے — واللہ سب فریب ہی اور سر بسر خلاف

تائید ہی کے پردہ مین ہو عرضِ مدعا — کہنا نہ ایک لفظ بھی اے نامہ بر خلاف

ایسا تو انقلاب زمانے مین بھی نہین — اُنکا مزاج یہ ہی ادھر خوش اُدھر خلاف

کہتے ہین میرا شرم و حیا پر نہین ہی زور — کیونکر ملون کہ تمسے ہی سب گھر کا گھر خلاف

طاہر اُٹھانا آنکھ نہ اُس بدگمان پر — ہوتی ہی بعض وقت مین سیدھی نظر خلاف

٥١ — ١٠

ردیف قاف

غم جتانے کے ہین ہزار طریق — رونے گانے کے ہین ہزار طریق

ساتھ اغیار کے تو آئینگے — گھر بُلانے کے ہین ہزار طریق

نہون گر سامنے وہ میرے نہون — دلمین آنے کے ہین ہزار طریق

غم ہی کھانے کو خون پینے کو — آب و دانے کے ہین ہزار طریق

سمجھے شکرِ ستم کو اپنا گلہ — روٹھ جانے کے ہین ہزار طریق

نہ سہی زلف یادِ زلف تو ہی — دل پھنسانے کے ہین ہزار طریق

قتل کے بعد ہنسکے فرمایا — دم چرانے کے ہین ہزار طریق

کم نگاہی سے کج ادائی سی — دل لبھانے کے ہین ہزار طریق

چھیڑنا انکا میرا شرمانا — دل بڑھانے کے ہین ہزار طریق

۵۲ — ۱۰

لطف پر انکے تو نہ جا طاہر
آزمانے کے ہین ہزار طریق

ردیف لام

۱

اُسے رغبت دلا کر یون دیا دل — ترے دل سے ہے یہ ملتا ہوا دل

پریشان مضطرب آفت زدا دل — مری قسمت کا تھا یہ ہی لکھا دل

کوئی پتھر ہے ظالم یا ترا دل — نہ دے دشمن کو بھی ایسا خدا دل

حسینون کی نظر لگتی ہے اسیر — ہے تمسے بھی زیادہ دلرُبا دل

کہون کیا اپنا حال حیرت انگیز — نظر کوئی نہ آیا اور گیا دل

مرے دلدار کے یہ دو نشان ہین — سلونا حسن ہے اور چلبلا دل

یہ بیچینی سی کیون سینے مین ہے آج — کوئی چُٹکی سے شاید مل گیا دل

کبھی پردے سے باہر وہ نہ آیا — الٰہی کس طرح پھر لیگیا دل

ہٹا و ہاتھ سینے سے مین دیکھون — چھپایا ہے یہین شاید مرادل

۵۲

یہ کس کا آج خط آیا ہے طاہر
بڑے خوش خوش ہو ہاتھون اُڑگیا دل

۱۱

ردیف میم

مریض ہجر کی حالت کسیکو کیا معلوم — شدائدِ تپ فرقت کسیکو کیا معلوم

کسی کی خوبی قامت کسیکو کیا معلوم — جو ڈھا رہی ہو قیامت کسیکو کیا معلوم

کہان وہ جلوۂ دیدار باغِ خلد کہان — جو عاشقونکی ہو جنت کسیکو کیا معلوم

ہمین کو دیکھ کے اُٹھتی نہین کسیکی آنکھ — ہو ایک یہ بھی شرارت کسیکو کیا معلوم

ہمارے ساتھ لگاوٹ ہو کج ادائی بھی — یہ رازِ مہر و محبت کسیکو کیا معلوم

زبان عشق مین کہتے ہین جنکو ہجر و وصال — یہ ہی ہین دوزخ و جنت کسیکو کیا معلوم

ہمین ہو وعدۂ فردا کا خوف کیا زاہد — یہان ہو روز قیامت کسیکو کیا معلوم

چلے تو ہین انھین سمجھانے حضرتِ واعظ — کسیکی آئی ہو شامت کسیکو کیا معلوم

چمن کو ناز گلون پر ہو اور مجھے تیر — یہ ایک دم ہو غنیمت کسیکو کیا معلوم

عدو کو ہمدمی یار کا تفاخر ہے — یہ انتظار کی لذت کسیکو کیا معلوم

۵۷ ۱۵

اٹھائے سیکڑون الفت مین کوہِ غم طاہر
ہی ضعف مین بھی یہ طاقت کسیکو کیا معلوم

ردیف نون

تارِ نظر کی شوخی ہی تارِ نقاب مین
شوخی مین ہی حجاب کہ شوخی حجاب مین

رہتا ہون وہم سے مین عجب اضطراب مین
میرے ہی اب تو آنے لگے خط جواب مین

آخر وہ حسن پھوٹ ہی نکلا حجاب مین
اک آگ سی لگی ہوئی دیکھی نقاب مین

دل کھینچتی ہین چھپکے نگاہین نقاب مین
آنکھونکا وہ چُراتی ہین کاجل حجاب مین

انکارِ وصل وان ہی یہان ہی یہی خیال
مُنہ سے کہین نکل نہ گیا ہو عتاب مین

اک بار اور بوسہ دو کر لو نہین پھر شمار
رہجائے بھول چوک نہ باقی حساب مین

شوخی سے دردِ دل کو ہی نسبت قریب کی
اک بات تو نکلتی ہی اس اضطراب مین

چوکین ذرا وہ اپنی شرارت سے کیا مجال
اک چُٹکی ولین لیگئے آئے جو خواب مین

واعظ کے دل کو ذوق محبت سے مس نہین
گویا وہ ایک مردہ مگس ہی کتاب مین

روشن ہون دل کے چودہ طبق تم جو ڈالدو
رُوے عرق فشان کے دو قطرے شراب مین

تہذیب اس زمانے کی پردے کے ہی خلاف
دو چار دن وہ اور بھی رہین حجاب مین

وہ خوش کہ ایک چپٹے بلا سر سے ٹالدی — مین خوش کہ انکو فکر ہی میرے جواب مین

عطر سہاگ و عطر حنا مین کہان وہ بات — اک مست بو مہکتی ہی ہر دم شباب مین

تم ہو فلک ہو بخت ہو یا گردش زمان — سب متفق ہین ظلم پہ عاشق کے باب مین

۵۵ — ١٦

طاہر کبھی کبھی کی ملاقات خوب ہی

رہکر بتون مین جان نہ ڈالو عذاب مین

مجھسے آنکھین لڑائے جاتے ہین — سوتے فتنے جگائے جاتے ہین

تیکھی چتون دکھائے جاتے ہین — دل پہ بجلی گرائے جاتے ہین

پی گیا سُنکے ذکر مے زاہد — ابھی حضرت سدھائے جاتے ہین

سو سُنین انکی ایک اپنی کہی — حوصلے یون بڑھائے جاتے ہین

ڈالدو ہاتھ میری گردن مین — اسطرح دل ملائے جاتے ہین

تمکنت کے تمھارے کچھ انداز — میری حسرت مین پائے جاتے ہین

چھوڑے جاتے ہین دل تمھارے پاس — رنگ صحبت جمائے جاتے ہین

مین کرون ترک عشق اے ناصح — ایسے بگڑے بنائے جاتے ہین

کیا غضب ہی نئی نویلی عمر — خود بخود وہ لجائے جاتے ہین

گرمیِ مے نے اور پھونکدیا — گل سے رخ تمتمائے جاتے ہین

دیکھنا اُنکی وصل مین شوخی
پاؤن سے گدگدائے جاتے ہین

دل چُرانے کا کیون گمان نکرون
آنکھ مجھ سے چُرائے جاتے ہین

ضد ہمین سے ہی کیا تجھے ظالم
بیٹھتے ہی اُٹھائے جاتے ہین

کیا سنُون بات حضرتِ ناصح
آپ تو کان کھائے جاتے ہین

کسی کمبخت کو یقین بھی ہو
آپ کیون قسمین کھائے جاتے ہین

۵۶

دینگے طاہر تمھین مبارکباد
ٹھہرو وہ دن بھی آئے جاتے ہین

۱۰

مجکو دیتا ہی شبِ ہجر مین جھٹکے لاکھون
دل نے سیکھے ہین تری زلف سے لٹکے لاکھون

نہ لگا عالمِ امکان مین کہین اُسکا پتہ
دربدر خاک اُڑاتے ہوے بھٹکے لاکھون

دیکھ اپنا خمِ ابرو نہ دکھا ظالم
دینگے خنجر سے ابھی جان لپٹکے لاکھون

عشق نے کسکے کیا تہلکہ برپا دل مین
لختِ دل سینے مین اشک آنکھو نمین اٹکے لاکھون

خوفِ جان کا تو کچھ ایسا نہین آفت تو یہ ہی
عشق کے آتے ہی لگجاتے ہین کھٹکے لاکھون

کج ادائی سے کیا تونے کچھ ایسا مایوس
دل محبت مین تری رہگئے بھٹکے لاکھون

یہ مرادِ دل ہی کہ دی جان جسمِ ابرو پر
کتنے جی چھوٹ گئے رہگئے کٹکے لاکھون

لذّتِ بوسہ نے کی وصل کی خواہش پیدا
بڑھ گئے اور بھی ارمان مرے گھٹکے لاکھون

لاکھ تردید کرین میری وفا ونکی حضور
پھر بھی رہجائینگے دعوے مری چھٹکے لاکھون

۵۷ ۱۰

وہ بھی جی کھول کے دیتے رہے طاہر دشنام
ہمنے بھی بوسے لیے خوب لپٹکے لاکھون

فرقت مین یادِ وصل سے بڑھکر ستم نہین
میرے لیے خوشی بھی تو کچھ غم سے کم نہین

عشاق کی حیات ہی اے دل فنائے ذات
ہم ہین جہان وہان پہ حدوث و قدم نہین

بے دیکھے اُسپہ لائے ہم ایمان اِسلیے
چشم آشنا وہ جلوہ بے کیف و کم نہین

مانا کہ مہربان ہو تم یہ یقین کسے
ہی یہ نگاہِ لطف فریبِ ستم نہین

نازک مزاج تم ہو تو مین بھی ہون ناتوان
منظور قتل ہو تو تبسم بھی کم نہین

اے آس تو ہی روح کو لے آ کسیطرح
وہ بار بار دیکھتے ہین مجھمین دم نہین

حاضر ہی آپ شوق سے کیجیے شکار ناز
دل ہے کوئی کبوتر بام حرم نہین

پہونچا تھا چھپکے اُسکو خبردار کردیا
نالہ بھی میرا شورشِ دربان سے کم نہین

مانا کہ مین نظر مین ہون اُنکی ذلیل و خوار
یہ کم خوشی ہی غیر بھی کچھ محترم نہین

۵۸ ۸

طاہر شباب بے معشوق حیف ہی
جنّت کا شوق بھی تو جہنم سے کم نہین

آج وہ تیغ جو لائے ہین تو ہم آئے ہین
وقت پر کام جب آئے ہین تو ہم آئے ہین

عشق مین داغ جو کھائے ہین تو ہم آئے ہین
گل نئے تمنے کھلائے ہین تو ہم آئے ہین

ہمسا ہوگا نہ کوئی عاشق معشوق مزاج
وہ منا کر ہمین لائے ہین تو ہم آئے ہین

اسطرف دیکھے دربان پہ ہو کیون اتنا عتاب
بن بلائے ہوئے آئے ہین تو ہم آئے ہین

آنے والے نہین ہم روز کے مایوس پھیر
سیکڑون صدمے اُٹھائے ہین تو ہم آئے ہین

کھینچ لائی ہی ترے چاہِ ذقن کی اُلفت
جب کنوئین تمنے جھکائے ہین تو ہم آئے ہین

چھوڑکر ملک عدم کون یہان تک آتا
اُسنے جلوے جو دکھائے ہین تو ہم آئے ہین

۵۹
ہاتھ رکھکر مری آنکھون پہ وہ بولے طاہر
تمنے طوفان اُٹھائے ہین تو ہم آئے ہین
۱۲

اُس بُت کی دید کا جسے ارمان ہی نہین
ایمان کی تو یہ ہے کہ ایمان ہی نہین

کہتے ہین دردِ عشق کا درمان ہی نہین
بھولے بھی خیر سے ہین کچھ انجان ہی نہین

لیجاؤن اپنے اس دل وحشی کو کسطرف
یارب بہشت مین تو بیابان ہی نہین

پوچھا جو بزم عام مین ہمکو تو کیا ہوا
رسمِ زمانہ داخلِ احسان ہی نہین

دل لیکے اسپنے قوتِ بازو پہ نازہی
گویا ہمارا اُنپہ کچھ احسان ہی نہین

کہتے تھے بار بار نہ دیکھو تم آئینہ
کھوئے گئے ہوا یسے کہ اوسان ہی نہین

تعریف حور سنکے وہ یہ کہکے اُٹھ گئے
معشوق کیا کہ جسمین کوئی آن ہی نہین

جو کام ہمنے اُنسے نکالا یہ کہدیا / تمہید مدعا ہے یہ ارمان ہی نہین
سُنتے کبھی تو میری زبانسے بھی وصف غیر / اچھے بُرے کی تمکو تو پہچان ہی نہین
قاصد بلا سے راہ مین تو اُنکی پھینکدے / خط پہونچنے کا گر کوئی عنوان ہی نہین
کیا کھل گیا ہو اُنپہ مرا اُس سے میل جول / دروازہ آج بند ہی دربان ہی نہین

۶۰ طاہر کہا تھا ہمنے یہ پہلے ہی عشق مین / کچھ مشکلین بھی ہوتی ہین آسان ہی نہین ۸

جب ہم ہی جل بجھے تو وہ دل وہ جگر کہان / اب بجلیان گرائیگی اُنکی نظر کہان
آئے ہو وقت نزع عیادت کیواسطے / سچ ہے کہ ایسی ہوتی ہی تمکو خبر کہان
خط لکھکے دیدیا تو ہی اے نامہ بر تجھے / لیکن یہی نہ پوچھ کہ اُسکا ہی گھر کہان
ہان خوب مجکو کوسیے میری بلا ڈرے / دل سے نہو جو بات تو اُسمین اثر کہان
ملتے ہی آنکھ ٹوٹ گئے بخیئے دل / اب ذوق پردہ داری زخم جگر کہان
پردونکو دل کے توڑ کے ارمانکا خون کیا / اللہ ری شوخ پونچی ہی جا کر نظر کہان
اللہ ری شرم خواب مین بھی دیکھکر مجھے / پردے مین چھپکے کہتے ہین ہین ادھر کہان

۶۱ طاہر بغیر میرے اُنھین بھی نہین قرار / کہتے ہین لطف بزم کا بے شور و شر کہان ۹

مسکراتے بھی ہین اور آنکھ ملاتے بھی نہین
پھر سبب پوچھو تو وہ صاف بتاتے بھی نہین

آپ آتے بھی نہین مجکو بلاتے بھی نہین
سببِ رنجشِ بیجا وہ بتاتے بھی نہین

کیا قیامت ہے لگی دل کی بجھاتے بھی نہین
اُسپہ دعوی ہے کہ ہم جی کو جلاتے بھی نہین

وصل مین دشمنِ جان مین نے کہا تو بولے
ہو جو دشمن اُسے چھاتی سے لگاتے بھی نہین

مہر و مہ کو رُخِ روشن سے ترے کیا نسبت
ایسے ویسے مری نظرون مین سماتے بھی نہین

بے چھُری ذبح وہ کرتے ہین جتا کر الفت
پھر یہ احسان تجھے دیکے بھلاتے بھی نہین

اُٹھ گئے ہاتھ جھٹک کر وہ مرے پہلو سے
یہ اگر جانتے سوتے سے جگاتے بھی نہین

کسمساتے ہین مجھے دیکھ کے کیا کیا سرِ بزم
دُور ہٹتے بھی نہین پاس وہ آتے بھی نہین

۶۲

حالِ دل کہتے اشارون ہی مین اُنسے طاہر
شرم سے آنکھ کبھی وہ تو ملاتے بھی نہین

۱۴

کھولنا روئے آتشین نہ کہین
آگ بھڑکے گی یہ کہین نہ کہین

آہ کرنا دلِ حزین نہ کہین
دم پہ بنجائے گی کہین نہ کہین

گھر سے در تک بھی وہ نہین آتے
سنگِ در ہو مری جبین نہ کہین

زندہ در گور یون مجھے نہ کرو
دیکھو ہو جائے شق زمین نہ کہین

لے ہی آئے گا جذبۂ الفت
مل ہی جاؤ گے تم کہین نہ کہین

۶۳

ہجر مین بیکسی بھی آفت ہے — نہ کوئی دوست ہمنشین نہ کہین
کی تو ہی خواہشِ وصال مگر — یا خدا وہ کرین نہین نہ کہین
جس جگہ دیکھو ہم پہونچتے ہین — آنکھ لڑ جائے تا کہین نہ کہین
کل کسی سے ہوا ہی وعدۂ وصل — ہم ہین خوش خوش وہ ہون ناخوش کہین
آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھنا سوے ماہ — میلی ہو چاند سی جبین نہ کہین
باتین سب دل کی تمسے کیون کہدون — مصلحت ہے کہین کہین نہ کہین
شکوہ کرتے خدا سے ڈرتا ہون — اِسی پردے مین ہو تمھین نہ کہین
اے اجل جلد کام کر اپنا — پوچھے وہ وقت واپسین نہ کہین
گھر پہ ملتے نہین کبھی طاہر — جا کے بیڈھب پھنسے ہین کہین

۱۱

اپنی بیتی بھی کچھ اے یار کہون یا نہ کہون — ہی ادب مانعِ گفتار کہون یا نہ کہون
تھے اشارون مین جو اقرار کہون یا نہ کہون — جھانکنا وہ سرِ دیوار کہون یا نہ کہون
نام بیماری دل سنتے ہی چڑ جاتے ہین — انکی آنکھون کو بھی بیمار کہون یا نہ کہون
جان کے ڈر سے کبھی حالِ دل اُنسے نہ کہا — اب تو ہون جان سے بیزار کہون یا نہ کہون
یہ تو معلوم ہے جو آپ مجھے دینگے جواب — ہی فقط درد کا اظہار کہون یا نہ کہون

میں بھی ہوں تم بھی ہو خلوت بھی ہو اور باغ بھی ہے
دل ہے جس شے کا طلبگار کہوں یا نہ کہوں

سامنے آٹھ پہر آئینہ اب رہنے لگا
تمکو خود اپنا گرفتار کہوں یا نہ کہوں

میں نے دیکھا ہے جو چھپ کے بتِ کافر تجھ میں
ہیں یہ آنکھیں تو گنہگار کہوں یا نہ کہوں

حالِ دل کہتا ہوں پھر سوچ کے رک جاتا ہوں
کیا خدا جانے ہے اسرار کہوں یا نہ کہوں

دیکھ لیتا نہ مجھے قاصد کے بھی تیور ہیں ضرور
رشک ہے مانعِ اظہار کہوں یا نہ کہوں

٦٤ — ٥

تیری خاطر سے عدو بھی ہے اسے دل سے عزیز
اب بھی طاہر کو وفادار کہوں یا نہ کہوں

اپنے سر آپ ہم الزام لیے جاتے ہیں
ان حسینوں سے یوں ہیں کام لیے جاتے ہیں

دل مرا پھیر دو گر تمکو ہے انکارِ وصال
کیا خفا کر کے بھی انعام لیے جاتے ہیں

گُد گُدانا بھی ستانا بھی بد لجانا بھی
نیچی آنکھوں سے بہت کام لیے جاتے ہیں

باتیں در پردہ سناتے ہیں وہ مجکو کیا کیا
کہنے کو غیروں کا وہ نام لیے جاتے ہیں

٦٥ — ١٠

وعدۂ وصل ہے کس غیرتِ گل سے طاہر
گجرے پھولوں کے سرِ شام لیے جاتے ہیں

دل کا کھونا تھا لکھا غم کیا کریں
سچ یہ ہے تم کیا کرو ہم کیا کریں

طول دینا رنج کو اب کیا ضرور
گزری باتوں کا گلہ ہم کیا کریں

صبر آتا کاش مرجاتا یہ دل — ہائے اس جینے کا ماتم کیا کرین
ہی قصور اپنا جو اُسکو دل دیا — آستین دشمن اور ہمدم کیا کرین
آئے ہین وہ ساتھ ہین اغیار بھی — عید سمجھین یا محرم کیا کرین
شیخ کر یوسف زلیخا کا بیان — قصۂ ابلیس و آدم کیا کرین
یاد تھین جتنی دُعائین ہو چکین — دل پہ ہم پڑھ پڑھکے اب دم کیا کرین
خوف ہو مانع تو پھر تم کیا کرو — دل نہو بس مین تو پھر ہم کیا کرین
ہین کاوٹ پر تو آفت حسن و عشق — دونون گُتھ جائین جو باہم کیا کرین

٦٦

جب کہا طاہر نہین اب تاب صبر
ہنسکے فرمانے لگے ہم کیا کرین

١٢

یہ تو بیتابی دل تیرا اثر کچھ بھی نہین — ہو زمانے کو خبر اُنکو خبر کچھ بھی نہین
شام ہوتے ہی بدلجاتے ہین تیور اُنکے — پھر نہ وہ ضد نہ حیا وقت سحر کچھ بھی نہین
یہ ادائین یہ دلاویزی بیداد کہان — تیرے آگے فلکِ شعبدہ گر کچھ بھی نہین
تیرے عاشق پہ ہی لوگونکو گمان کیا کیا کچھ — ورنہ آسیب نہ جادو کا اثر کچھ بھی نہین
سرو کو دون تری قامت سے مین کیونکر تشبیہ — نام کو اُسمین تو گل اور ثمر کچھ بھی نہین
مال کے چورونسے بڑھکر ہین کہین حسن کے چور — تم ہو نادان تمھین دُنیا کی خبر کچھ بھی نہین

میرے نالون سے تو پتھر بھی پگھل جاتے ہین
اُف رے ظالم کہ ترے دلمین اثر کچھ بھی نہین

یہی دریا ہی یہی کہنے کو اک قطرۂ اشک
یہی سب کچھ ہی یہی دیدۂ تر کچھ بھی نہین

خانۂ دل سے ہوا صبر یہ کہکر رخصت
ایک لڑکونکا گھروندا ہی یہ گھر کچھ بھی نہین

نہ اشارت نہ شرارت نہ تبسم نہ غرور
حسن کیا شے ہی اُنھین اسکی خبر کچھ بھی نہین

شعلہ و برق کو چہرے سے ترے کیا نسبت
ہی جھلک سی تری کچھ اُنمین مگر کچھ بھی نہین

٦٧ ١٠

رات دن عالمِ فرقت مین ہین یکسان طاہر
ہم وہان ہین کہ جہان شام و سحر کچھ بھی نہین

ردیف واو

جب دفن ساتھ اپنے دلِ بیقرار ہو
کیون زلزلون کا گھر نہ ہمارا مزار ہو

تیار فاتحہ کو جو وہ گلعذار ہو
پھر کیون نہ ایک تختۂ جنت مزار ہو

کہتے ہین مجھ سے کسکے لیے بیقرار ہو
پھر بات وہ کہی جو کلیجے کے پار ہو

کالی گھٹا ہو ابر ہو مے خوشگوار ہو
تم آؤ جھومتے ہوے تو کیا بہار ہو

کافی ہی تیرے دلمین پس مرگ اپنا گھر
مٹی نہ کوئی دے نہ کہین پر مزار ہو

شوخی مین گر نہین ہی لگاوٹ کی چاشنی
میٹھا سا درد دلمین یہ کیون بار بار ہو

ہنگامِ وعدہ لب پہ ہنسی کہہ رہی ہو کچھ — تم ہی کو جب نہین مجھے کیا اعتبار ہو
کس طرح سے دل کی نکالو نہین حسرتین — دو دن کو تم یہ کاش مجھے اختیار ہو
اس ڈر سے وصل کا کبھی کرتا نہین سوال — ایسا نہو کہ جی مین کہین ناگوار ہو

٦٨ ٩

طاہر کے حال پر تمھین لازم ہی رحم اب
مالک کو چاہیے غمِ خدمتگزار ہو

نہ کرنا استغاثہ اے دلِ ناشاد کچھ بھی ہو — کہ حکمِ قتل ہی ہوتا ہی وان داد کچھ بھی ہو
خفا ہونگے کہانتک ناخوشی کی کوئی حد بھی ہے — کیے جاؤنگا مین بھی نالہ و فریاد کچھ بھی ہو
ستمگر سادہ دل ہی غیر مخبر آسمان دشمن — یہی ہی وقت ہمت اے دلِ ناشاد کچھ بھی ہو
برے تھے یا بھلے تھے خیر ہم تو مر مٹے لیکن — نہ دیگی چین تمکو بھی ہماری یاد کچھ بھی ہو
یہان اتنی کسے فرصت کرے جو یادِ فردا کی — مے و معشوق ہو اور خاطرِ آزاد کچھ بھی ہو
مین مشتاقِ ستم ہون اور عدو ہین رحم کے طالب — نہ سننا ایک کی بھی اے ستم ایجاد کچھ بھی ہو
کہا تھا دردِ دل یہ سوچکر کچھ رحم آئیگا — وہ چپ سنتے رہے پھر یہ ہوا ارشاد کچھ بھی ہو
سنا ہی اہلِ دل سے خاص انکو اک ارادت ہے — کرینگے گرم ہم بھی مسندِ ارشاد کچھ بھی ہو

٦٩ ١٥

نجاؤنگا کبھی غیرونکے ساتھ اس شوخ کے گھر مین
نہ ہونگے جمع طاہر یہ کبھی اضداد کچھ بھی ہو

ردیف ہا

تجھ مین ہوا ے نگہ ہوش ربا کیا کیا کچھ
غمزہ و شوخی و انداز و ادا کیا کیا کچھ

شرم سے اُسنے جو رُک رُک کے کیا وعدۂ وصل
دلمین تھم تھم کے مرے درد اُٹھا کیا کیا کچھ

غصہ و چشم نمائی و حیا رحم و کرم
کر گئے نیم نگہ مین وہ ادا کیا کیا کچھ

داد دل کی نہ ملی یون ہی چلے دُنیا سے
دیکھین پیش آتا ہے اب پیش خدا کیا کیا کچھ

مین اُنھین پیار کرون اور وہ مجھے پیار کرین
وصل مین بھی مجھے ارمان رہا کیا کیا کچھ

ظالم و قاتل و سفاک و ستمگر عیار
لوگ کہتے ہین تمھین تمنے سُنا کیا کیا کچھ

کام آیا تو فقط جذبۂ دل کام آیا
اُنسے کہنے کو تو قاصد نے کہا کیا کیا کچھ

سبے ریائی سے ہوا اپنی مین رسوا زاہد
ورنہ حضرت نے بھی چھپ چھپکے کیا کیا کیا کچھ

کہین ایسا نہو وہ شرم سے لکھے نہ جواب
جوش مین اُسکو خدا جانے لکھا کیا کیا کچھ

دل ملا سینہ ملا آنکھ ملی چین ملا
کیا کہون اُنسے گلے ملکے ملا کیا کیا کچھ

عہد مین تیرے وفا پر ہے ہوس کو ترجیح
تھی کبھی قابل تعریف وفا کیا کیا کچھ

وصل مین اُنکی جبین سے جو پسینہ ٹپکا
پانی پانی ہوئی جاتی تھی حیا کیا کیا کچھ

پیار سے قتل وہ کرتے ہین تو غصے سے ہلاک
یاد ہین اُنکو بھی انداز جفا کیا کیا کچھ

صدقۂ حسن سمجھ کر کبھی بوسہ دیدو
دیتے ہی لُٹتے ہو تم راہِ خدا کیا کیا کچھ

۷۰ ہم سُناتے رہے افسانۂ اُلفت طاہر
چُپکے لیتے رہے وہ دلمین مزا کیا کیا کچھ ۱۱

ردیف یا

روح بیچین تو رگ رگ مین کسک ہوتی ہی
پار دل کے تری ہر نوک پلک ہوتی ہی

کسکے آنے کا ہی وعدہ کہ سرِ شام سے آج
جو گزرتی ہی گھڑی دلمین کھٹک ہوتی ہی

سرد مہری مجھے آجاتی ہی اُس شوخ کی یاد
اور صندل سے مُرے سر مین دھمک ہوتی ہی

بجلی چمکی جو شبِ وعدہ تو مین یہ سمجھا
کوئی آتا ہی یہ زیور کی چمک ہوتی ہی

یون تو پونچھے ہوے دیکھے ہین ہزارون وحشی
تیرے دیوانے مین کچھ اور لٹک ہوتی ہی

مست رکھنے کو تو کافی تھا مجھے نشۂ عشق
اُسپہ دل سوختگی اور گزک ہوتی ہی

غارت دلکو نہ تھی کم تری شوخی اُسپر
ناز کی خفیف مدد اور کمک ہوتی ہی

کہ تو کیونکر مین کرون ضبط فغان اے ہمدم
لب تک آتے ہی تو وہ سر بفلک ہوتی ہی

وحشتِ دل کا کیا شکوہ تو ہنسکر بولے
واقعی بعض مزاجون مین سنک ہوتی ہی

جلوۂ یار کہان تابشِ خورشید کہان
اُسکا اک وقت ہی وہ ایک جھلک ہوتی ہی

٤١ — ٦

کمسنی بھی ہی حسینونکی قیامت طاہر
بھولا پن شکل مین آنکھونمین جھجک ہوتی ہی

چلتے پھرتے گالیان بیداد اُٹھتے بیٹھتے
اک نہ اک رہتی ہی وان ایجاد اُٹھتے بیٹھتے

ایک حالت پر شب وعدہ نہین دلکو قرار
گدگداتی ہی کسیکی یاد اُٹھتے بیٹھتے

ہی یہ مقصد قید مین بھی چین لینے آئے نہ پائے
گھٹتی بڑھتی رہتی ہی میعاد اُٹھتے بیٹھتے

کاش گھبراکر یہ ہین کرلین وہ پیمان وصال
ہم کرینگے نالہ و فریاد اُٹھتے بیٹھتے

معجزے قدرت کے ہین یہ گلرخان شہر بھی
گل ہین ہنستے بولتے شمشاد اُٹھتے بیٹھتے

٤٢ — ٦

جان و دل تو دے چکا اب اور طاہر کیا کرون
وان تو ہوتا ہے نیا ارشاد اُٹھتے بیٹھتے

مرکے بھی تو دل سے تپ فرقت نہین جاتی
مٹی مین بھی ملکر یہ حرارت نہین جاتی

دل چھیننے لیے جاتی ہین چال سے نگاہین
پردے مین بھی ظالم کی شرارت نہین جاتی

فرقت کے تصور سے ہین وصل مین بیتاب
ہی دلکو جو غم کھانیکی عادت نہین جاتی

غصے مین لپٹ پڑتے ہین کیا سادہ دلی ہی
بیداد مین بھی رحم کی عادت نہین جاتی

وہ شرم سے چھپتے رہے جبتک نہوا وصل
جب وصل ہوا انکی ندامت نہین جاتی

٤٣ — ١١

طاہر دل بیتاب کو تسکین ہو کیونکر

آنکھوں سے کسی وقت وہ صورت نہیں جاتی

تم تو ہنسنے کیلیے اور مین جلنے کیلیے
کھیل تو خوب ہے یہ دل کے بہلنے کیلیے

کوئی تو شغل ہو اس دل کے بہلنے کیلیے
مین مٹاتا ہون اُنھین اور مچلنے کیلیے

اشک پر سوز و تپ ہجر تو ہی لازم عشق
دل سُلگنے کیلیے آنکھین ہین جلنے کیلیے

تو اُٹھالے تو سنبھل جائے ابھی دل میرا
مین گرا آپ ہی پڑتا ہون سنبھلنے کیلیے

آتش رشکِ عدو تونے تو بس پھونکدیا
کم نہ تھی آتش فرقت مرے جلنے کیلیے

ہر قدم پر ہے تجھے عذر نزاکت ظالم
یہ بھی چالین ہین فقط ایک نہ چلنے کیلیے

ہین عجب شعبدہ گر تیز نگاہین تیری
تیغ کھنچنے کیلیے تیر ہین چلنے کیلیے

کیا کرون مین کہ نہین اُنمین محبت تیری
دل کو مین غیر سے راضی تھا بدلنے کیلیے

میری گھبرائی نگاہون سے ہی ظاہر شب وصل
حسرتین دل مین تڑپتی ہین نکلنے کیلیے

تم یہ کیون مرتے جو تقدیر مین جینا ہوتا
موت ظالم نہین آئی کبھی ٹلنے کیلیے

٤٧ — ٧

کسقدر رہ ہجر مین طاہر ہی بلاؤنکا ہجوم
روح قالب سے ترستی ہی نکلنے کیلیے

آئے بھی تو یون خواب مین آئے مرے آگے
بیٹھا ہی کوئی مُنھ کو چھپائے مرے آگے

سُنکر مری حسرت کو وہ ایسے ہوئے بیتاب
خود اُنکے بھی آنسو نکل آئے مرے آگے

وہ حسن جہان سوز ہی کس طرح یہ مانون — پردے مین ذرا آگ لگائے مرے آگے
اللہ حسین دیکھنے والون سے یہ نفرت — ہو حکم کہ آئینہ نہ آئے مرے آگے
تقدیر کا لکھا تھا کہ افسوس تھا الٰہی — خط سے کھینچکے کچھ اُسنے مٹائے مرے آگے
زاہد کو نہین اس بت کافر کی محبت — گر سچ ہو تو قرآن اُٹھائے مرے آگے

۴ — اُس چلبلی صورت پہ مین قربان ہون طاہر
لیلون مین بلائین جو وہ لائے مرے آگے — ۵

جو تھی عمر حالت ہماری وہی ہو — تڑپ ہو وہی بیقراری وہی ہو
نہین ایک سی گزرنے کی حالت — تو پھر کیون یہ قسمت ہماری وہی ہو
ہزارون حسین ہین بہت حسین ہین — مگر چلبلی شکل پیاری وہی ہو
جسے اہل دین کہتے ہین حور جنت — تری ہو بہو شکل ساری وہی ہو

۵ — تری دھن مین طاہر کو ہر وقت دیکھا
محبت وہی جان نثاری وہی ہے — ۹

لب شیرین سے کچھ اظہار ملال اچھا ہو — وہ کرے میٹھی چھری سے جو حلال اچھا ہو
ہے تری چین جبین موج تبسم ظالم — پیار بنکر جو رہے دل مین ملال اچھا ہو
اتنا تو آ دیکھنے کو اب تو ستمگر خوش ہو — غیر ہے حال مرا غیر کا حال اچھا ہو

دولتِ حسن رہی ہی نہ رہے گی ہرگز
کام مین آئے کسی کے وہی مال اچھا ہی

سرو گلزار مین ہی سنگ زنی سے محفوظ
کبھی پھولے نہ پھلے ایسا نہال اچھا ہی

وصل سے بڑھکے دلاویز ہی امیدِ وصال
جس سے دل خوش رہی ہر دم وہ خیال اچھا ہی

ستم و رحم و دو انداز ہین معشوقون کے
پیار کچھ دل مین کچھ آنکھون مین ملال اچھا ہی

جسکے سایہ مین ہو تو جلوہ فگن برقِ جمال
شجرِ طور سے بھی پھر وہ نہال اچھا ہی

۷۶ — ۶

رقص ہو نغمہ ہو وہ شوخ ہو مین ہون طاہر
لیکے دونون کو گرے ساتھ وہ حال اچھا ہی

یہ ہی آنسو جو وہان دیدۂ پرنم مین رہے
میرا ذمہ جو کہین آگ جہنم مین رہے

کٹ گئی عمر حسینون مین اسی غم مین رہے
اسطرح ہم رہے گویا کہ نہ عالم مین رہے

اے فلک شوخیِ رفتار کا کشتہ ہون مین
کوئی چلتا ہوا فتنہ مرے ماتم مین رہے

نقشہ جبتک نہ جما رنگ بدلے کیا کیا
غم کی تصویر رہے بنکے اگر غم مین رہے

دیکھکر فتنۂ رفتار کو محشر نے کہا
یہ تو وہ شے ہی کہ جو ہمکو ملے ہم مین رہے

۷۷ — ۷

زہد ہی پر نہین موقوف عنایت طاہر
طالب دید رہے گو کسی عالم مین رہے

ہر اک قدم پر تمھارے آکر بلائین فتنے لیا کرینگے

یہی جو محشر خرامیان ہین ہزار فتنے اُٹھا کرینگے
کرینگے یون بیحجاب اُنکو وہ ہمسے کبتک حیا کرینگے

ہم اُنکی تصویر کو گلے سے لگا کے بوسے لیا کرینگے
جو سامنے رکھ کے آئینہ وہ سنگھار یون ہی کیا کرینگے

تو مثل آئینہ ہو کے حیران بلائین اپنی لیا کرینگے
بہت ہون بیمار دردِ فرقت کرینگے کبتک وہ مجھسے نفرت

کبھی تو آئیگا پاس اُلفت کبھی تو خوفِ خدا کرینگے
چُرائین گے ناز ہم پری کے اُڑائینگے طرز دل لگی کے

کرینگے آنکھون مین گھر کسی کے کسی کے دلمین رہا کرینگے
وہ کیا سُنین گے غمِ نہانی بھرا او روہ بھی مری زبانی

اُسے بھی سمجھین گے اِک کہانی سُنا کرینگے ہنسا کرینگے

۷۸ اگر ہین وہ محوِ کج ادائی نہین جو طاہر وہان رسائی
گلے لگا کر شب جُدائی بیار دل کو کیا کرینگے ۶

یہ اتنی شوخیان بھی آگئین کیونکر خدا جانے
ادائین طاق شوخی مین قیامت حُسن مین یکتا

ابھی کمسن ہے وہ ناز و ادا اُسکی بلا جانے
یہ پوچھو ہمسے وہ کیسا ہے کوئی اُسکو کیا جانے

تمھارے تو ہر اک انداز مین سو ادائین ہین
کسی کا مسکرا کر آرزوئ وصل پر کہنا
سوال بوسہ پر کس سادگی سے ہنسکے کہتے ہین
مری جان اک ادا ہو تو کوئی اُسکو ادا جانے
اُسی سے یہ کرو باتین کہ جو اِسکا مزا جانے
مری کس بات پر آتا ہی تمکو پیار کیا جانے

٧٩
فدا ہون شوخیون پر اُس سراپا ناز کے ظاہر
کہ گر بولون تو دیوانہ نہ بولون تو خفا جانے
٨٠

چہرے پہ ترے زلف بکھر کر اگر آئے
بجلی کی تڑپ کالی گھٹا مین نظر آئے
تیرے رُخِ گلگون کے مقابل اگر آئے
آئینہ مین گلشن کا تماشا نظر آئے
آئے بھی تو یون خواب مین مجھکو نظر آئے
انگشت بدندان ہین کہ ہم کسکے گھر آئے
آغوش مین اِک رات بھی وہ حور گر آئے
میرے لیے دُنیا ہی مین جنت اُتر آئے
ڈر ہے کہ نہ خط لیکے کوئی نامہ بر آئے
ہو حکم پرندہ بھی نہ اُڑ کر اِدھر آئے
خط اُنکو ملا ہے کوئی رکھا سرِ بستر
اب دیکھیے الزام یہ کس کسکے سر آئے
جوبن کو مرے جوش محبت نے ابھارا
سینے سے لپٹ کے مرے ارمان ابھر آئے
شوخی سے بدلجائے مرا درد آہی
کس طرح نگہ کا مرے دلمین اثر آئے
اِس ڈر سے کبھی مجھسے خفا بھی نہین ہوتے
کیا ہو مرے غصے پہ اُسے پیار اگر آئے
افسوس کہ جی بھر کے بھی رو بھی نہین سکتا
ڈرتا ہون کہ ایسا نہو دل تیرا بھر آئے

مین نالے کرون سینے سے تم سینہ ملادو — تمکو بھی تو کچھ لذتِ دردِ جگر آئے
کسدن کے لیے ہی یہ مرادیدۂ حیران — کیون آئینہ آگے ترے وقتِ سحر آئے
تجکو تو تلوّن نے ترے سب سے چھڑایا — کیون ٹوٹ کے دشمن نہ اُدھر سے اِدھر آئے
اکدن ہو تو وعدے پہ ترے صبر بھی کرلین — اِن روز کے صدمونکو کہانسے جگر آئے
اُنکو تو خبر تک نہین یان دلمین یہ ارمان — یا آدمی آئے کوئی یا کچھ خبر آئے
ہوتا ہی اثر میری دُعاؤن کا مخالف — مین خوش ہون جو دشمن کی دُعا مین اثر آئے
ہر کام کا اِک وقت ہے ملنے کا بھی اک وقت — کیون گھیری تمھین بیتے رہین سب اپنے پر آئے
پھر پھر کے چلے جاتے ہین ہم دیکھکے صورت — تمنے تو کبھی یہ بھی نہ پوچھا کدھر آئے
دشمن کا مکان ہمنے کرایہ پہ لیا ہے — شاید اسی دھوکے مین کبھی وہ اِدھر آئے

۸۰
دل دیتے ہی ہونا تھا جو کچھ ہو گیا طاہر
پیٹا کرین سر بیٹھے ہوے اپنے پر آئے
٧

آمدِ گلعذار کا دن ہے — آج کا دن بہار کا دن ہے
کنگھی چوٹی سے کب اُٹھین فرصت — روز وان تو سنگھار کا دن ہے
خوب بیٹھے ہین بن سنور کے وہ — آج بوس و کنار کا دن ہے
ٹالدیتے ہین وعدہ یہ کہکر — آج تو کاروبار کا دن ہے

بوندین پڑتی ہین ابر چھایا ہے — آؤ جھولین ملھار کا دن ہے

آج میلہ ہی عشق بازون کا — چلیے سیر و شکار کا دن ہے

۸۱ نہین طاہر جہان مین صاف دلی ۱۱

غم گرد و غبار کا دن ہے

کیا تجکو خبر عشق کی افتاد غضب ہے — عاشق پہ غضب لے ستم ایجاد غضب ہے

آنکھین نہ لڑا وہ ستم ایجاد غضب ہے — کیا تجھ پہ خدا کا دلِ ناشاد غضب ہے

کمبخت جو دل سے ہو ہوا خواہِ محبت — ہو وہ ترے ہاتھون ہی سی برباد غضب ہے

دُنیا سے پر آفات ہی انسان کی کسوٹی — اس گھر مین ہو رہکر جو کوئی شاد غضب ہے

آنکھین تری فتنہ ہین تو عیار ہون مین بھی — یہ صید بھی آفت ہی جو صیاد غضب ہے

بیٹھا نہ گیا اُٹھ گئے وہ پوچھکر آنسو — سچ یہ ہی کہ عاشق کی بھی روداد غضب ہے

گورا سا بدن اُسپہ بھبوکا سا وہ مکھڑا — مین کیا کہون کیا حسن خداداد غضب ہے

یاد آتی ہی آنکھونمین چمک جاتی ہی بجلی — ہی ایک چھلاوا وہ پریزاد غضب ہے

لوون کو تمناؤن نے گھر اپنا بنایا — تم تو نہ رہو غیر ہون آباد غضب ہے

ہین میرے لیے دونون بلا عشق ہین تیرے — ہے بھول تری قہر تری یاد غضب ہے

۸۲ لپٹا تا ہون پھر چھوڑ بھی دیتا ہون مین طاہر ۱۷

معشوق کے لب پر ہو جو فریاد غضب ہے

کون ملتا ہی پہلے قاتل سے — شرط باندھی ہے آنکھ نے دل سے

یہ تو صحبت نبھے گی مشکل سے — مجھ سے دل تنگ اور مین دل سے

مشکل آسان ہو گی مشکل سے — اُٹھ چکی تیغ دستِ قاتل سے

آنکھ سے آنکھ ملگئی بھی تو کیا — بات تو جب ہی دل ملے دل سے

چاہتے ہو جو زندگی کا لطف — لیلو ارمان کچھ مرے دل سے

خواب مین دیکھ لی تھی تیری مژہ — نہ گئی عمر بھر کھٹک دل سے

روٹھنا ہو چکا گلے ملجاؤ — لو ہزارون دُعائین اک دل سے

سو دُعاؤن سے مجکو پیارا ہی — کوسنا تیرا اوپری دل سے

دلِ افسردہ رنگ لائے گا — زہر چھلکیگا اِن مرے دل سے

غیر کو ہی بُری گھڑی کا خوف — مجکو لگتا ہے ڈر بُرے دل سے

شبِ وعدہ مین کیا کہون کیا کیا — باتین ہوتی ہین رات بھر دل سے

عشق کی قدر بوالہوس کو نہین — یہ مزے پوچھیے مرے دل سے

کر سکون صبر دیکھکر تجکو — ہائے کس آنکھ اور کس دل سے

وصل سے اُنکے ہاتھ دھو بیٹھون — اسکو دھو ڈالین اپنے وہ دل سے

آنکھ سے آنکھ کو تو راہ نہین
کردیا سفت صرف حرص وہوا

کیا ہوا دل کو راہ ہو دل سے
کام لیتے تھے سیکڑون دل سے

٨٣ — ٧

عشق کامل ہو طاہر اسکا نام
کام نکلے زبان کا دل سے

تجھسے ظالم پر طبیعت آگئی
آگئی جسپر محبت آگئی

اس مزے سے ہمنے چھیڑا ذکر وصل
سنکے خو[illegible] آنکھون مین [illegible] آگئی

غیر دشمن تم خفا بیزار دل
ہر طرف سے ہمپر آفت آگئی

پیار سے دیکھا کسی نے گر تجھین
کیون خفا ہو کیا قیامت آگئی

اکتسابی شے نہین حسن و جمال
جسکے حصے مین یہ دولت آگئی

شکل بھولی ہو تو شرمیلی نگاہ
آنکھ مین کیونکر شرارت آگئی

٨٤ — ٢١

شکوہ طاہر اور پھر معشوق سے
کیا کرون مانع ندامت آگئی

ہجر مین باعثِ تسکین تو ہو ایجان کوئی
ظلم بھی ہو تو اسے مان لے احسان کوئی

بھولکر چھیڑ نہ کرنا دلِ نادان کوئی
دل لگی مین نہ اڑا لے مرے ارمان کوئی

نظر آتا نہین دل بچنے کا سامان کوئی
خالی جاتا ہی نہین ناوکِ مژگان کوئی

لذت عشق کو کیا جانے مری جان کوئی — نگہ ناز سے کمتر نہین ارمان کوئی

وصل کی صبح نہو پردہ مین پنہان کوئی — کرکے احسان ہوا بھی ہے پشیمان کوئی

چشم دل مین جو ہو ہر وقت نمایان کوئی — یون رہے آٹھ پہر پردہ مین پنہان کوئی

کردیا روز کی شوخی نے حیا کو بیباک — رکھیے اب اپنے نگہبان کا نگہبان کوئی

شکوہ کیونکر کرون یہ تو نہین دیکھا جاتا — سر جھکائے ہوئے بیٹھا ہے پشیمان کوئی

ہائے کیا تیری محبت مین مزہ ہے ظالم — دلکو حسرت ہے کہ بچ جائے وہ ارمان کوئی

ہین جنون مین بھی تو دلچسپی کے سامان بہت — پا بزنجیر کوئی چاک گریبان کوئی

وصل مین پہلے سے اے دل انھین بیباک نکر — کہین شوخی سے بدل جائے نہ ارمان کوئی

امتیاز ہوس و عشق بھی دکھلا دینگے — شوق سے ہو تو ذرا جان کا خواہان کوئی

مرکے پاتے ہین شہیدان محبت جو حیات — تیغ کا گھاٹ ہے یا چشمۂ حیوان کوئی

غیر گھیرے انھین بیٹھے رہین کیا غم مجکو — نظرون نظرون ہی مین بچ جائیگا پیمان کوئی

یہ ہنسی مین بھی نہ کہہ مرتے ہین ہم بھی تجھپر — جان پر کھیل نجائے کہین انسان کوئی

اے اجل ایک نظر دیکھ تو لینے دے اسے — بال کھولے ہوئے آتا ہے پریشان کوئی

تنگ آکر وہ شب وصل کسی کا کہنا — ہے قسم تمکو بھی رہ جائے نہ ارمان کوئی

جیسا نادم ہون ترے بچکے نکل جانے سے — یون گنہ کرکے بھی ہوگا نہ پشیمان کوئی

ہی حسینون ہی سی اس بزم جنان کو رونق — گل گلزار کوئی شمع شبستان کوئی
کیسے کہدون تری صورت کو مین بےمثل و مثال — اسی صورت کا مرے دل مین ہی پنہان کوئی

آپ طاہر سی جو وقف نہون مین تبلاون
کبھی راتون کو نکلتا ہی غزلخوان کوئی

تمام شد

رقمہ محمد افضل لکھنوی — تلمیذ جناب اعجاز رقم لکھنوی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷	۴	سینے کا	سینونکا
۳۳	۵	تصویر پر	تقدیر پر
۶۴	۲	لیتے تھے	لینے تھے
۲۴	۱۳	۱	۱۰